بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72 | شمارہ 32

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

22 محرم 1445 ہجری قمری ● 10 ظہور 1402 ہجری شمسی ● 10 اگست 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ہُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

(بنی اسرائیل:83)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کیلئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 اگست 2023 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

یاد رکھو کہ جب تک بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع نہ ہو
اور اِس عالم میں اُس کا حظ نہ اُٹھاؤ اُس وقت تک سیر نہ ہو اور تسلی نہ پکڑو
کیونکہ وہ جو اس دنیا میں کچھ نہیں پاتا اور آئندہ جنت کی اُمید کرتا ہے وہ طمع خام کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

عبادت کی حقیقت

عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے، جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے......اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہوجاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجروی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔

بہشت اور جہنم

اصل بات یہ ہے کہ بہشتی زندگی اِسی دنیا سے شروع ہوجاتی ہے اور اسی طرح پر کورانہ زیست جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے بالکل الگ ہو کر بسر کی جائے جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور وہ بہشت جو مرنے کے بعد ملے گا اسی بہشت کا اصل ہے اور اسی لیے تو بہشتی لوگ نعماء جنت کے حظ اُٹھاتے وقت کہیں گے ھٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ (البقرۃ:26) دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے وہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰٮہَا (الشّمس:10) پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔ جب انسان عبادت کا اصل مفہوم اور مغز حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے انعام واکرام کا پاک سلسلہ جاری ہوجاتا ہے اور جو نعمتیں آئندہ بعد مُردن ظاہری، مرئی اور محسوس طور پر ملیں گی وہ اب رُوحانی طور پر پاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جب تک بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع نہ ہو اور اس عالم میں اُس کا حظ نہ اُٹھاؤ اُس وقت تک سیر نہ ہو اور تسلی نہ پکڑو کیونکہ وہ جو اس دنیا میں کچھ نہیں پاتا اور آئندہ جنت کی اُمید کرتا ہے وہ طمع خام کرتا ہے۔ اصل میں وہ مَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی (بنی اسرائیل:73) کا مصداق ہے۔ اس لیے جب تک ماسوی اللہ کے کنکر اور سنگریزے زمین دِل سے دُور نہ کرلو اور اُسے آئینہ کی طرح مُصفا اور سرمہ کی طرح باریک نہ بنالو، صبر نہ کرو۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 472، مطبوعہ 2018 قادیان)

صبح کی نماز خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جاتی ہے
اور خاص ہی طور سے مقبول ہوتی ہے کیونکہ اس وقت انسان میٹھی نیند چھوڑ کر اٹھتا ہے

بلاشبہ جو انسان صبح کی نماز پڑھے گا اگر اس نے وہ نماز ایمانداری سے پڑھی ہوگی تو باقی نمازیں بھی اس کیلئے آسان ہوجائیں گی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 79 اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان آیات میں مسلمانوں کو آنے والے خطرناک مشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ ایک طرف ہجرت کے بعد ان قوموں سے مقابلہ ہونے والا تھا جو ظاہر میں عبادت گزار تھیں اور مسلمانوں کی سستی انہیں اعتراض کا موقع دے سکتی تھی۔ دوسری طرف مسلمانوں کو جلد فتوحات ملنے والی تھیں جس سے عبادات میں سستی پیدا ہوجاتی ہے۔ پس دونوں امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ دشمن کے طعن کا نشانہ اسلام کو نہ بنانا اور نہ سست ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھو دینا۔

اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ دُلُوۡک کے تین معنی ہیں اور ہر ایک معنی کے رو سے ایک ایک نماز کا وقت ظاہر کر دیا گیا۔

(1) مَالَتۡ وَزَالَتۡ عَنۡ کَبِدِ السَّمَآءِ یعنی زوال کو دلوک کہتے ہیں، اس میں ظہر کی نماز آگئی (2) اِصۡفَرَّتۡ جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی دلوک کہتے ہیں، اس میں نماز عصر کا وقت بتادیا گیا (3) تیسرے معنی غَرَبَتۡ یعنی غروب شمس کے ہیں، اس میں نماز مغرب کا وقت بتایا گیا ہے (4) غَسَقِ اللَّیۡلِ کے معنی ظُلۡمَۃُ اَوَّلِ اللَّیۡلِ کے ہیں یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی تاریکی، اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کر دیا گیا (5) قُرۡآنَ الۡفَجۡرِ کہہ کر صبح کی نماز کا ارشاد فرمایا، اس کے سوا کوئی اور تلاوت صبح کے وقت فرض نہیں ہے۔

اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا۔ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے وقت دن کے فرشتے آتے ہیں اور رات کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ وہ فرشتے جب خدا کے پاس جاتے ہیں تو دریافت کرنے پر کہتے ہیں کہ ہم جب دنیا میں گئے تو تیرے بندوں کو نماز پڑھتے ہی دیکھا اور واپس آئے ہیں تو نماز پڑھتے ہی چھوڑ کر آئے ہیں عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَشۡھَدُہٗ مَلَائِکَۃُ اللَّیۡلِ وَمَلَائِکَۃُ النَّھَارِ (الحدیث) اسکا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور خاص ہی طور سے مقبول ہوتی ہے کیونکہ اس وقت انسان میٹھی نیند چھوڑ کر اٹھتا ہے۔ صبح کی نماز دراصل عام مسلمان کی تہجد ہی کی نماز ہے۔ بلاشبہ جو انسان صبح کی نماز پڑھے گا اگر اس نے وہ نماز ایمان داری سے پڑھی ہوگی تو باقی نمازیں بھی اس کیلئے آسان ہوجائیں گی۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 373، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن سات اُسلوب پر نازل ہوا ہے تم اُس میں سے جو بھی آسان ہو پڑھو

(2419) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے: مَیں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان جیسے مَیں پڑھا کرتا تھا اس کے سوا دُوسری طرح پڑھتے سنا اور مجھے یہ (سورۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھائی تھی اور قریب تھا کہ مَیں اُن پر لپک پڑتا مگر مَیں نے انہیں اتنی مہلت دی کہ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ اُسکے بعد مَیں نے ان کی چادر سینے سے پکڑ کر انہیں کھینچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لے آیا۔ مَیں نے کہا (سورۂ فرقان) جس طرح آپؐ نے مجھے پڑھائی تھی اسکے خلاف (ہشام کو) اَور طرح پڑھتے سنا ہے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: ان کو چھوڑ دو۔ پھر آپؐ نے اُن سے کہا: پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پڑھا۔ آپؐ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے مجھ سے فرمایا: تم پڑھو اور مَیں نے پڑھی تو آپؐ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (پھر فرمایا:) قرآن سات اُسلوب پر نازل ہوا ہے۔ تم اُس میں سے جو بھی آسان ہو پڑھو۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الخصومات، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

پریس ریلیز
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 14 جولائی 2023 (مکمل متن)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 21 جولائی 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
ممبران مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات
رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ 2023
پیغام حضور انور برموقع اجتماع لجنہ اماء اللہ ہالینڈ
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب | نماز جنازہ حاضر وغائب
وصایا | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

پریس ریلیز

ہر انسان کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسوب ہو کوئی تنظیم یا ادارہ اسے اس بنیادی حق سے محروم نہیں کر سکتا ہے

احمدیہ مسلم جماعت بھارت، منسٹری آف مائنارٹی افیئرز کی شکر گزار ہے کہ انہوں نے جماعت کی درخواست پر فوراً کاروائی کرتے ہوئے جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے متعلق فیصلہ کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا ہے

26 جولائی 2023

ہندوستان کے ایک صوبہ میں وقف بورڈ کی طرف سے ایک مسلم تنظیم کے فتویٰ کی بنیاد پر جماعت احمدیہ مسلمہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ منسٹری آف مائنارٹی افیئرز کی طرف سے اس حوالہ سے کاروائی کی گئی اور احمدیوں کے خلاف اس فیصلہ کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا گیا ہے جس پر احمدیہ مسلم جماعت بھارت منسٹری کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

ہمارا ملک بھارت ایک جمہوری ملک ہے اور اس ملک کی یہ خوبی ہے کہ یہاں مختلف عقائد رکھنے والے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آپسی پیار و محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور آئین ہند کے مطابق ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے اپنے آپ کو منسوب کرے۔ باوجود اس کے بعض مسلم تنظیموں اور وقف بورڈ کی طرف سے جماعت احمدیہ مسلمہ کے مذہبی حقوق کو سلب کئے جانے کی کاروائی کی جاتی ہے۔

یہ محض اور محض ملک کے پُرامن فضاء میں فتنہ پیدا کرنے اور احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف لوگوں کو متنفر کرنے اور ورغلانے کی کوشش ہے۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک مسلمان کی صرف وہی تعریف قابل قبول اور قابل عمل ہے جو قرآن عظیم سے قطعی طور پر ثابت ہو اور آنحضرت ﷺ سے قطعی طور پر مروی ہو اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس پر عمل ثابت ہو۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، نیز تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر راستہ کی توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت دل و جان سے اسلام کی ان بنیادوں پر عمل کرتی ہے۔ یہ جماعت پُرامن اور ملکی قانون کی پاسداری کرنے والی جماعت ہے۔ اور اپنے رفاہی اور فلاح و بہبود اور قیام امن کے کاموں کی وجہ سے ملک بھر میں معروف ہے۔

اسی طرح احمدیوں کے حوالہ سے مولویوں کی طرف سے یہ بھی جھوٹا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ احمدی بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہیں مانتے ہیں یا ان کا کلمہ مختلف ہے وغیرہ۔ یہ سب من گھڑت اور جھوٹی باتیں ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت دل و جان سے بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النّبیین مانتی ہے اور آپ ﷺ کے ناموس کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتی ہے۔ اور ہمارا کلمہ بھی وہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کامل اور آخری شریعت ہے۔ اور ہر احمدی دل و جان سے ارکان اسلام کی پابندی کرتا ہے اور ارکان ایمان پر سچے دل سے یقین رکھتا ہے۔

حکومت ہند نے سن 2011 کی مردم شماری کی رپورٹ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کو اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کو غیر مسلم قرار دینے کا کسی کو بھی حق حاصل نہیں ہے۔ یہ ایک غیر قانونی اور غیر مذہبی فعل ہے اور جماعت کے لوگوں کو معاشرتی طور پر بائیکاٹ کرنے کی تحریک کرنا ملک کے لوگوں کے اتحاد کو توڑنے اور ملک کے پُرامن ماحول کو خراب کرنے کے مترادف ہے۔

احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ کے حوالہ سے کھلے عام پریس ریلیز جاری کرنا ملک میں نفرت پھیلانے اور فتنہ و فساد پیدا کرنے اور بھارتیوں کی اکائی کو توڑنے کا موجب بن سکتا ہے جس کی روک تھام کیلئے حکومت نے فوری قدم اُٹھایا ہے تاکہ ایسے نقض امن کی کاروائی کو ابتداء میں ہی روکا جاسکے۔ جماعت احمدیہ اس پر حکومت وقت کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

کے طارق احمد

(انچارج پریس اینڈ میڈیا احمدیہ مسلم جماعت انڈیا)

جمعیت علماء ہند کا بیان تفرقہ انگیز اور مذہبی رواداری کے اصولوں کے خلاف ہے

جمعیت علماء ہند کی پریس ریلیز میں احمدیہ مسلم جماعت اور ہندوستان میں احمدیہ مسلم جماعت کی قانونی حیثیت کے بارے میں غلط اور گمراہ کن معلومات شامل ہیں

28 جولائی 2023

جمعیت علمائے ہند کی طرف سے جاری کردہ حالیہ پریس ریلیز کے ذریعہ سے وقف بورڈ آندھرا پردیش کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کو ''غیر مسلم'' قرار دینے کے فیصلہ کی حمایت کی گئی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت بھارت، جمعیت علماء ہند کے اس بیان کو تفرقہ انگیز اور مذہبی رواداری کے اصولوں کے خلاف قرار دیتی ہے۔ ان کی پریس ریلیز میں احمدیہ مسلم جماعت اور ہندوستان میں احمدیہ مسلم جماعت کی قانونی حیثیت کے بارے میں غلط اور گمراہ کن معلومات شامل ہیں۔ جمعیت کا یہ بیان ہندوستان کے قانون کے خلاف بھی ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف بھی ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ ہر موقعہ پر صدق دل کے ساتھ بار بار یہ اعلان کرتی آئی ہے کہ یہ جماعت دل و جان سے اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے اور اس پر ہمارا کامل ایمان ہے۔ ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر احمدیہ مسلم جماعت مکمل طور پر عمل کرتی ہے۔ اس کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کلمہ پڑھنے والے احمدی مسلمان کو غیر مسلم قرار دے۔

ہندوستان کے مختلف ہائی کورٹس نے بارہا احمدیہ مسلم جماعت کو اسلام کے ایک فرقے کے طور پر تسلیم کیے جانے کے ہمارے حق کو برقرار رکھا ہے۔ مثال کے طور پر جسٹس وی کے ائیر جنہیں ہندوستانی عدلیہ کا علمبردار سمجھا جاتا ہے، نے اپنے تاریخی فیصلے مورخہ 8 دسمبر 1970 میں کہا ہے کہ احمدیہ جماعت اسلام کا حصہ ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں واضح طور پر کہا ہے کہ ''جذبات کو پرے رکھ کر اور قانونی نقطہ نظر سے اس معاملہ کو دیکھ کر یہ کہنے میں مجھے کوئی جھجک نہیں ہے کہ احمدیہ فرقہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے اور کوئی اجنبی فرقہ نہیں ہے''

اس کے علاوہ سن 1916ء میں پٹنہ ہائی کورٹ کی طرف سے اور 1922ء میں مدراس ہائی کورٹ کی طرف سے بھی احمدیہ مسلم جماعت کو اسلام کا ہی ایک فرقہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح 2011ء کی ہندوستان کی مردم شماری رپورٹ میں بھی احمدیہ مسلم جماعت کو ایک اسلامی فرقہ کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔

جمعیت علمائے ہند کا مختلف تنظیموں کے بعض فتوؤں کا اس ضمن میں حوالہ دینا قابل افسوس ہے کہ ایسے فتوے قومی اور مذہبی یکجہتی کی روح کے خلاف ہیں جو کہ ہندوستان کی امتیازی شان ہے۔ فتوے، جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے وہ کسی بھی کمیونٹی کی مذہبی شناخت یا حیثیت پر ملکی طور پر سوال اٹھانے کیلئے استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہندوستان جیسے سیکولر ملک میں فتوے قانون کے مترادف نہیں ہوتے ہیں۔ اور فتوے بھی وہ جس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر نہیں بلکہ مولویوں کی من گھڑت باتوں پر ہے۔

ہم تمام مذہبی تنظیموں اور رہنماؤں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور ایسے بیانات دینے سے گریز کریں جو معاشرتی ہم آہنگی اور مذہبی یکجہتی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے بجائے، ہم رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کی کوشش کریں جس کا اسلام علمبردار ہے۔

کے طارق احمد

(انچارج پریس اینڈ میڈیا احمدیہ مسلم جماعت انڈیا)

ارشاد باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا

(بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دے یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

اَے فلاں فلاں کے بیٹے ! اَے فلاں فلاں کے بیٹے ! کیا اب تم کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کی فرمانبرداری کی ہوتی کیونکہ ہم نے تو سچ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا، آیا تم نے بھی واقعی وہ پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم ان (مقتولین بدر) سے زیادہ نہیں سن رہے ان باتوں کو جو میں کہہ رہا ہوں

حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لینے کا فیصلہ جو فرمایا تھا وہ الٰہی منشا کے عین مطابق تھا

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

رؤسائے قریش کی تدفین، آنحضرت ﷺ کے معجزات، اموالِ غنیمت کی تقسیم کا تذکرہ نیز قیدیوں کو فدیہ لے کر آزاد کرنے کے بارے میں ایک مشہور روایت کا حل

مکرم رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ و نائب ناظم مال وقفِ جدید پاکستان

اور مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/جولائی 2023ء بمطابق 14/وفا 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ-

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور واقعات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بدر ختم ہوئی اور کفار کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدانجام تک پہنچایا۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ستر کفار مارے گئے جن میں سے بہت سے رؤسا اور سردار بھی تھے۔ ان رؤسائے قریش کی تدفین کے بارے میں اس طرح ذکر ملتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ پرانا واقعہ ہے، پچھلے سارے حالات بیان کیے جا رہے ہیں کہ پہلے کیا حالات ہوتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ قریش کے چند افراد کے کہنے پر ان میں سے سب سے بدبخت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان جانور کی بچہ دانی رکھ دی جبکہ آپ سجدے میں تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں ہی رہے اور وہ لوگ ہنستے رہے۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کسی نے بتایا۔ وہ چھوٹی لڑکی تھیں، دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو آپؐ کے اوپر سے ہٹا دیا یعنی وہ بھاری بچہ دانی جو تھی اس کو حضرت فاطمہؓ نے ہٹایا۔ حضرت فاطمہؓ نے ان لوگوں کو برا بھلا کہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے دعا کی۔ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔ پھر آپؐ نے نام لیے اے اللہ! عمرو بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید پر گرفت کر۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے خود ان کو بدر کے دن گرے ہوئے دیکھا یعنی ان لوگوں کو جن کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیے تھے۔ پھر ان کو بدر کے گڑھے میں گھسیٹ کر پھینکا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گڑھے والے لعنت کے نیچے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب المرأۃ تطرح عن المصلی شیئا من الاذیٰ، روایت نمبر 520)

اسی طرح سیرت کی کتب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی لاشوں کو ان کے قتل ہونے کی جگہ سے اٹھا لیا جائے۔ آپؐ نے جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی ان کی قتل گاہوں کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بدر میں قتل ہونے والے مشرکین کی قتل گاہیں دکھا دی تھیں۔ آپؐ یہ قتل گاہیں دکھاتے ہوئے فرماتے جاتے تھے کہ کل ان شاء اللہ یہ عتبہ بن ربیعہ کی قتل گاہ ہو گی۔ یہ شیبہ بن ربیعہ کی قتل گاہ ہوگی۔ یہ امیہ بن خلف کی قتل گاہ ہوگی۔ یہ ابوجہل بن ہشام کی قتل گاہ ہوگی اور یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دستِ مبارک زمین پر رکھ کر یہ نشاندہی فرماتے جاتے تھے اور پھر اگلے دن غزوۂ بدر میں جو لوگ مرے ان کی لاشیں اس جگہ سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں تھیں جہاں جہاں آپؐ نے اپنا دستِ مبارک رکھا تھا۔ (ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 245، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جنگ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کفار کے سب مقتولوں کو گڑھے میں ڈال دو۔ چنانچہ سب کو ڈال دیا گیا سوائے امیہ بن خلف کے۔ اسکی لاش اپنی زرہ میں پھول گئی تھی۔ جب اس کو اٹھانا چاہا تو اس کا گوشت گرنے لگا اس وجہ سے اس کو اسی جگہ مٹی اور پتھر ڈال کر ڈھانک دیا گیا۔

(ماخوذ از سیرت ابن ہشام، صفحہ 435، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مشرکین کی لاشوں کو گڑھے میں پھینک دیا جائے تو عتبہ بن ربیعہ کو پکڑا گیا اور گڑھے میں پھینک دیا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہؓ جو عتبہ کے بیٹے تھے کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ لیے۔ یہ مسلمان ہو گئے تھے، باپ کافر تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اَے ابوحذیفہ! شاید تمہارے دل میں تمہارے باپ کے بارے میں کچھ گمان گزرا ہے۔ انہوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہؐ! مجھے نہ تو باپ کے بارے میں شک ہے نہ اسکے قتل کے بارے میں شک ہے لیکن میں جانتا تھا کہ میرا باپ صائب الرائے اور حلیم اور معزز انسان تھا۔ مجھے امید تھی کہ یہ امور یعنی یہ باتیں جو اس نے دیکھیں، اچھی باتیں تھیں، اسے اسلام کی طرف لے جائیں گی۔ جب میں نے اس کا انجام دیکھا تو مجھے اسکا کفر یاد آ گیا حالانکہ مجھے اس کے اسلام لانے کی امید تھی۔ اس بات نے مجھے غمزدہ کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یعنی ابوحذیفہؓ کو دعائے خیر دی اور بھلائی کے کلمات کہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 56-57، دار الکتب العلمیۃ، 1993ء)

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن سردارانِ قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا اور آپؐ جب کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین راتیں قیام فرماتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں ٹھہرے اور تیسرا دن ہوا تو آپؐ نے اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس پر کجاوہ باندھا گیا۔ پھر آپؐ چلے اور آپؐ کے صحابہؓ بھی آپؐ کے ساتھ چلے اور کہنے لگے ہم سمجھتے ہیں کہ آپؐ کسی غرض کیلئے ہی چلے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کی منڈیر پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے جہاں ان کافروں کو دفنانے کیلئے پھینکا گیا تھا۔ آپؐ ان کے اور ان مرے ہوؤں کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ اے فلاں فلاں کے بیٹے! اَے فلاں فلاں کے بیٹے! کیا اب تم کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ تم نے اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی کیونکہ ہم نے تو سچ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ آیا تم نے بھی واقعی وہ پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟

ابوطلحہؓ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپؐ ان لاشوں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ مرے ہوئے لوگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم ان سے زیادہ ان باتوں کو نہیں سن رہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل، حدیث 3976)

سیرت ابن ہشام میں یوں ذکر ہے کہ اے کنویں والو! اپنے نبی کے تم بہت بُرے رشتہ دار تھے۔ تم نے میری تکذیب کی اور لوگوں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے اپنے گھر سے نکالا اور لوگوں نے مجھے پناہ دی۔ تم نے میرے ساتھ جنگ کی اور لوگوں نے میری مدد کی۔ پھر فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ کُمْ رَبُّکُمْ حَقًّا؟ جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا اسے تم نے سچا پایا؟ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 435، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح لکھا ہے کہ ”واپسی سے قبل آپؐ اس گڑھے کے پاس تشریف لے گئے جس میں رؤسائے قریش دفن کئے گئے تھے اور پھر ان میں سے ایک ایک

کا نام لے کر پکارا اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ كُمُ اللّٰهُ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا۔ یعنی ’’کیا تم نے اس وعدہ کو حق پایا جو خدا نے میرے ذریعہ تم سے کیا تھا۔ تحقیق میں نے اس وعدے کو حق پا لیا ہے جو خدا نے مجھ سے کیا تھا۔ نیز فرمایا: يَا اَهْلَ الْقَلِيْبِ بِئْسَ عَشِيْرَةِ النَّبِيِّ كُنْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ وَصَدَّقَنِيَ النَّاسُ وَاَخْرَجْتُمُوْنِيْ وَآوَانِيَ النَّاسُ وَقَاتَلْتُمُوْنِيْ وَنَصَرَنِيَ النَّاسُ یعنی ’’اے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگو! تم اپنے نبی کے بہت بُرے رشتہ دار بنے۔ تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسرے لوگوں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی۔ تم نے میرے خلاف جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔‘‘ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! وہ اب مردہ ہیں وہ کیا سنیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ’’میری یہ بات وہ تم سے بھی بہتر سن رہے ہیں۔‘‘

یعنی وہ اس عالم میں پہنچ چکے ہیں جہاں ساری حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے اور کوئی پردہ نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ ’’جو ابھی بیان ہوئے ہیں‘‘ اپنے اندر ایک عجیب درد والم کی آمیزش رکھتے ہیں اور ان سے اس قلبی کیفیت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ ہوسکتا ہے جو اس وقت آپؐ پر طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قریش کی مخالفت کی گذشتہ تاریخ آپؐ کی آنکھوں کے سامنے تھی اور آپؐ عالمِ تخیل میں اس کا ایک ایک ورق الٹاتے جاتے تھے اور آپؐ کا دل ان اوراق کے مطالعہ سے بے چین تھا۔ آپؐ کے یہ الفاظ اس بات کا بھی یقینی ثبوت ہیں کہ اس سلسلہ جنگ کے آغاز کی ذمہ داری کلیۃً کفار مکہ پر تھی۔ جیسا کہ آپؐ کے الفاظ قَاتَلْتُمُوْنِيْ وَنَصَرَنِيَ النَّاسُ سے ظاہر ہے۔ یعنی ’’اے میری قوم کے لوگو! تم نے مجھ سے جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔ اور کم از کم ان الفاظ سے یہ تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ یہی یقین رکھتے تھے کہ ان جنگوں میں ابتداء کفار کی طرف سے ہوئی ہے اور آپؐ نے مجبور ہو کر محض خود حفاظتی میں تلوار اٹھائی ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 364-365)

اس جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ذکر بھی ہے۔ ان میں سے ایک واقعہ سیرت کی کتاب میں یوں ملتا ہے۔ ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ عُکَاشَہ بن مِحْصَنؓ بدر کے دن اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ایک لکڑی ان کو عنایت کی اور فرمایا اے عکاشہ! تم اس سے کافروں کے ساتھ جنگ کرو۔ عکاشہ نے اسکو ہاتھ میں لے کر لہرایا تو وہ لکڑی آپؓ کے ہاتھ میں تلوار بن گئی جو کافی لمبی تھی جس کا لوہا بہت سخت تھا اور اسکی رنگت سفید تھی۔ آپؓ اسکے ساتھ جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی۔ راوی کہتا ہے اس تلوار کا نام عون تھا۔ بعد کی جنگوں میں بھی وہ اس تلوار کے ساتھ دادِ شجاعت دیتے رہے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ میں انہوں نے شہادت پائی۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 434، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

پھر ایک معجزے کے رنگ میں لعابِ دہن اور دستِ اقدس کی تاثیر کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے روز ان کی آنکھ پر ضرب لگی انکی آنکھ ان کے رخسار پر بہ نکلی یعنی ڈیلا نکل کے باہر آ گیا۔ انہوں نے اسے نیچے پھینک دینے کا ارادہ کیا۔ صحابہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا نہیں کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہؓ کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی پر ان کی آنکھ رکھی پھر اسے اسکی جگہ پر رکھ دیا یعنی واپس آنکھ میں ڈیلا ڈال دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں یاد تک نہ رہا کہ ان کی کسی آنکھ کو تکلیف پہنچی تھی۔ پھر آنکھ ایسی جڑی، ٹھیک ہوئی ہے کہ ان کو احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ آنکھ وہ تھی جو نکلی تھی بلکہ یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 53، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

بعض کتب میں آنکھ کی شفا کا یہ واقعہ جنگِ احد کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ جنگِ خندق کا واقعہ ہے۔ (اسد الغابۃ، جلد 4، صفحہ 371، قتادۃ بن نعمان انصاریؓ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2016ء) لیکن بہر حال یہ معجزہ تھا جو بدر کے ضمن میں بھی بیان ہوا ہے۔

مکہ میں کافروں کی شکست کی خبر کس طرح پہنچی، اس کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ مشرکین نے میدان بدر سے غیر منظم شکل میں بھاگتے ہوئے تتر بتر ہو کر گھبراہٹ کے عالم میں مکے کا رخ کیا۔ شرم وندامت کے سبب ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح مکے میں داخل ہوں۔

سب سے پہلے جو شخص مکے میں قریش کی شکست کی خبر لے کر داخل ہوا وہ حیسمان بن ایاس بن عبد اللہ تھا۔ یہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ پیچھے کیا خبر ہے؟ اس نے کہا عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابو الحکم بن ہشام یعنی ابو جہل اور امیہ بن خلف اور مزید کچھ سرداروں کے نام لیے یہ قتل ہو گئے ہیں۔ جب اس نے مقتولین میں سے قریش کے سرداروں کو گننا شروع کیا تو لوگوں کو اس کی بات کا یقین نہیں آیا۔ صفوان بن امیہ جو حطیم میں بیٹھا تھا اس نے یہ سن کر کہا کہ سمجھ نہیں آتا شاید یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ بطور امتحان اس سے دریافت تو کرو کہ صفوان بن امیہ کہاں ہے۔ اپنے بارے میں اس نے پوچھا۔ لوگوں نے پوچھا صفوان بن امیہ کا کیا ہوا؟ اس نے کہا وہ دیکھو وہ تو حطیم میں بیٹھا ہے۔ میں پاگل نہیں ہوا۔ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ بخدا! اسکے باپ اور بھائی کو قتل ہوتے ہوئے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یعنی اس پر انہیں یقین ہوا کہ یہ شخص سچی خبر دے رہا ہے۔ غرض اس طرح اہل مکہ کو میدانِ بدر کی شکست فاش کی خبر ملی اور ان کی طبیعت پر اس قدر نہایت برا اثر پڑا تھی کہ انہوں نے مقتولین پر نوحہ کرنے کی ممانعت کر دی تھی تا کہ مسلمانوں کو ان کے غم پر خوش ہونے کا موقع نہ ملے۔ (الرحیق المختوم، صفحہ 307-308، المکتبہ السّلفیہ) (اسد الغابہ، جلد دوم، صفحہ 102، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

قریش مکہ میں سے کچھ نے اپنے مقتولین پر نوحہ کیا تو انہوں نے کہا ایسا نہ کرو یعنی دوسروں نے ان کو کہا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابؓ کو یہ خبر پہنچے گی تو وہ تمہاری اس حالت پر خوش ہوں گے اور اپنے قیدیوں کی رہائی کیلئے کسی کو نہ بھیجو یہاں تک کہ تم ان کے بارے میں خوب غور وفکر کر لو۔ نہ نوحہ کرنا ہے، نہ اپنے قیدیوں کو چھڑانے کیلئے کوئی کوشش کرنی ہے تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ فدیہ کے معاملے میں تم پر سختی نہ کریں۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 441، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

اہلِ مدینہ کو فتح کی خوشخبری کس طرح ملی اور اس کا ردّ عمل کیا تھا؟ اسکے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو عوالی مدینہ یعنی بالائی مدینہ کی طرف اور حضرت زید بن حارثہؓ کو نشیبی مدینہ کی طرف اس بات کی خوشخبری دینے کیلئے بھیجا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 437-438، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں ہمیں یہ خبر اس وقت پہنچی جب ہم نے حضرت عثمان بن عفانؓ کی زوجہ حضرت رُقَیَّہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر مٹی برابر کر دی تھی۔ وہ پیچھے وفات پا گئی تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضرت رقیہؓ کی خبر گیری کیلئے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ میں اپنے والد حضرت زید بن حارثہؓ کی طرف اس وقت آیا جب لوگ آپؓ کو گھیرے ہوئے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، زَمْعَہ بن اسود، ابو البختری، عاص بن ہشام، امیہ بن خلف اور حجاج کے دونوں بیٹے نُبَیہ اور مُنَبِّہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 438، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

جبکہ مدینہ میں یہ صورتحال تھی کہ منافقین اور یہود نے افواہوں کا بازار گرم کر رکھا تھا کہ مسلمانوں کو بری طرح شکست ہو چکی ہے اور یہ کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی قتل ہو چکے ہیں۔ انہی افواہوں کے اندھیروں میں حضرت زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر جب مدینہ میں داخل ہوئے تو یہود اور منافقین نے اَور بڑھ بڑھ کر کہنا شروع کر دیا کہ دیکھا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو چکے ہیں اور اونٹنی پر زیدؓ آ رہے ہیں۔ اور جب حضرت زیدؓ نے یہ بتانا شروع کیا کہ عتبہ بھی مارا گیا، شیبہ بھی مارا گیا، ابو جہل بھی مارا گیا، امیہ بھی مارا گیا تو اس پر منافقین نے کہنا شروع کر دیا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ لگتا ہے کہ مسلمانوں کی شکست اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے زیدؓ اپنے ہوش و حواس کھو چکے اس لیے یہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ جو کفار کا ردّ عمل مکے میں تھا وہی ردّ عمل منافقین اور یہود کا مدینے میں بھی ہوا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ کیونکہ میں یہ ساری باتیں مدینے میں سن رہا تھا اس لیے میں اپنے والد زیدؓ کو ایک طرف لے کر گیا اور پوچھا کہ ابا! جو تم کہہ رہے ہو کیا واقعی سچ ہے؟ تو کہنے لگے کہ بیٹا! بخدا! ایسا ہی ہوا ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ اہل مدینہ یہ اطلاع ملتے ہی فتحیاب نبویؐ قافلے کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے امڈ آئے، اکٹھے ہو گئے۔ مسلمان اس فتح پر شاداں وفرحاں تھے۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔ اس غزوے میں تمام مسلمان شامل نہ ہوئے تھے کیونکہ مدینے سے روانہ ہوتے ہوئے جنگ کا خیال ہی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا سن کر کچھ مسلمان استقبال کیلئے مدینہ سے باہر چلے گئے۔ مقام روحاء پر ان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ ان کی خوشی قابل دید تھی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار پر فتح کی مبارکباد دینے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے وہاں موجود تمام مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔

(ماخوذ از دائرہ معارفِ سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 6، صفحہ 233-234، بزم اقبال لاہور، اپریل 2022ء)

اس جنگ میں اموال غنیمت کے بارے میں جو ذکر ہے وہ اس طرح ہے کہ اس فتح سے مسلمانوں کو مال غنیمت میں سے ایک سو پچاس اونٹ اور دس گھوڑے ملے۔ اسکے علاوہ ہر قسم کا سامان، ہتھیار، کپڑے اور بے شمار کھالیں، رنگا ہوا چمڑا اور اُون وغیرہ تھی جو مشرک اپنے ساتھ تجارت کیلئے لے کر آئے تھے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 252، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حصہ بھی صحابہؓ کے حصے کے برابر رکھا تھا۔ اس جنگ میں ایک تلوار صحابہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رکھ لی اور اونٹوں میں سے ایک اونٹ ابو جہل کی ملکیت میں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا جس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔

(غزوات النبیؐ از مولانا ابو الکلام آزاد، صفحہ 43-44، سٹی بک پوائنٹ کراچی 2014ء)

اس تلوار اور اونٹ کو بھی کتبِ سیرت میں خاص اہمیت دی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ جس تلوار کا اوپر ذکر ہوا ہے اس کا نام ذو الفقار تھا اور اس کا مالک ایک مشرک عاص بن مُنَبِّہیا مُنَبِّہ بن حَجَّاج تھا جو بدر میں مارا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ تلوار ابو جہل کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلوار کا نام ذو الفقار برقرار رکھا۔ ذو الفقار کی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہے کہ اس تلوار میں دندانے یا کھدی ہوئی لکیریں تھیں۔ (طبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 1، صفحہ 377، ذکر سیوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2012ء) (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 10، صفحہ 46، پنجاب یونیورسٹی لاہور) (السیرۃ الحلبیۃ، جلد دوم، صفحہ 254، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اس تلوار کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تلوار بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوات میں اس تلوار کو اپنے پاس رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تلوار عباسی خلفاء کے پاس رہی۔ (شرح الزرقانی، جلد 5، صفحہ 85 تا 87، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں
اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ’’سلام‘‘

طالب دعا: بی.ایم.خلیل احمد ولد مکرم بی.ایم.بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

اسی طرح ابوجہل کا جو اونٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ بدر میں بطور مال غنیمت ملا تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا یہاں تک کہ صلح حدیبیہ کے موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قربانی کے طور پر لے کر گئے۔ اسکے بارے میں ایک قصہ بھی ملتا ہے کہ یہ اونٹ حدیبیہ میں چر رہا تھا کہ وہ بھاگ نکلا یہاں تک کہ مکہ ابوجہل کے گھر جا پہنچا۔ حضرت عمرو بن عَنَمَہا نصاریؓ اس کے پیچھے نکلے تاہم مکہ کے کچھ تیز طبیعت والوں نے اسے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ سہیل بن عمرو جو معاہدہ حدیبیہ کے وقت قریش کا نمائندہ تھا اس نے ان لوگوں کو وہ اونٹ واپس کرنے کا حکم دیا تو واپس کیا گیا۔ اس نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ تم اسکے بدلے میں سو اونٹ دینے کی پیشکش کر دو۔ اگر مسلمان اس کو قبول کر لیں تو یہ اونٹ روک لینا وگرنہ اونٹ واپس کرنا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہم نے اس کو قربانی کے جانوروں میں شمار نہ کیا ہوتا تو ہم اس کو واپس کر دیتے لیکن یہ پہلے سے قربانی کیلئے مختص ہو چکا ہے اس لیے اب نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے مسلمانوں کی جانب سے اسے ذبح کر دیا۔ (سبل الہدیٰ، جلد 5، صفحہ 57، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993) (سبل الہدیٰ مترجم، جلد 5، صفحہ 82-83، مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور) (غزوات النبی ﷺ از علامہ حلبی، مترجم اردو، صفحہ 429، دار الاشاعت کراچی)

اموالِ غنیمت کی تقسیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں شہید ہونے والوں کے ورثاء کو ان شہداء کا حصہ دیا اور اسی طرح جو نائبین مدینہ میں مقرر فرمائے یا کچھ اصحابؓ جن کے سپرد مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں اور وہ اس وجہ سے جنگِ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے ان کو بھی حصہ دیا گیا۔

(غزوات النبی ﷺ، از علامہ حلبی، مترجم اردو، صفحہ 143-144، دار الاشاعت کراچی)

جنگِ بدر کے قیدیوں سے فدیہ اور صحابہؓ کی آراء کے بارے میں لکھا ہے کہ جنگِ بدر کے ان قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔ فدیہ کی رقم چار ہزار سے ایک ہزار درہم تک تھی البتہ جو فدیہ کی رقم نہیں دے سکتے تھے ان کیلئے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ مدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو رہا ہو جائیں گے۔ اسی طرح کچھ قیدیوں کو کم فدیہ یا بغیر فدیے کے بھی چھوڑا گیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ، صفحہ 368-369)

فدیہ کی جو روایات ہیں وہ مختلف قسم کی روایتیں ہیں اور بعض عجیب طرح کے ابہام پیدا کرتی ہیں۔ اس بارے میں صحیح حل بھی حضرت مصلح موعودؓ نے نکالا ہے۔ بہرحال پہلے ساری بات بیان کر دیتا ہوں۔ تاریخ و سیرت یہاں تک کہ کتب حدیث میں جنگِ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے کے بارے میں جو روایات موجود ہیں ان میں روایات کا خلط ملط ہو گیا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لینے کا جو فیصلہ فرمایا تھا وہ الٰہی منشا کے عین مطابق تھا۔ عمومی روایات کے مطابق گو میں پہلے حضرت عمرؓ کے ضمن میں بیان کر چکا ہوں یہاں بھی اسے بیان کرنا ضروری ہے اس لیے بیان کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے قیدیوں کو پکڑا یعنی بدر کے موقعے پر مسلمانوں نے قیدیوں کو پکڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ! وہ ہمارے چچا زاد اور رشتہ دار ہیں۔ میرا خیال ہے آپؐ ان سے فدیہ لے لیں۔ وہ ہمارے لیے ان کفار کے مقابلے میں قوت کا باعث ہوگا اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ سے پوچھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: نہیں یا رسول اللہؐ! اللہ کی قسم! میری وہ رائے نہیں ہے جو ابوبکر کی رائے ہے۔ بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپؐ انہیں ہمارے سپرد کر دیں۔ ہم ان کی گردنیں مار دیں۔ ان کو قتل کر دیں۔ اور علی کے سپرد عقیل کو کریں کہ وہ اس کی گردن مارے اور میرے سپرد فلاں کو کریں جو نسباً حضرت عمرؓ کا رشتہ دار تھا تو میں اسکی گردن ماردوں کیونکہ یہ سب کفار کے لیڈر اور ان کے سردار ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی بات کو ترجیح دی اور میری بات کو ترجیح نہ دی۔ پھر حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اگلے دن مَیں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے بتائیے کس چیز نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھی کو رلایا ہے۔ اگر مجھے رونا آیا تو میں بھی روؤں گا ورنہ میں آپ دونوں کے رونے کی طرح رونی صورت بنا لوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رونے کی وجہ یہ ہے جو تمہارے ساتھیوں نے میرے سامنے ان سے فدیہ لینے کی تجویز پیش کی تھی۔ میرے سامنے ان کا عذاب اس درخت سے زیادہ قریب پیش کیا گیا ہے جو درخت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗۤ اَسۡرٰی حَتّٰی یُثۡخِنَ فِی الۡاَرۡضِ (الانفال: 68) یعنی کسی نبی کیلئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کے بغیر قیدی بنائے اور پھر اگلی دو آیتیں چھوڑ کے ہے کہ فَکُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَیِّبًا (الانفال: 70) یعنی پس جو مال غنیمت تم حاصل کرو اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔ پس اللہ نے ان کیلئے غنیمتیں جائز کر دی ہیں۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب الۡاِمۡدَادِ بِالۡمَلَآئِکَةِ فی غزوۃ بدر، واباحۃ الغنائم حدیث 4588)

اس حدیث کے شروع کے جو الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ رو رہے تھے اور پھر آگے جو قرآنی آیات کے الفاظ ہیں ان میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ اس روایت کو مبہم سا کر دیتا ہے، پتہ نہیں لگتا کیا کہا جا رہا ہے۔ بات واضح نہیں ہوتی۔ بہرحال اس روایت کو صحیح سمجھ کے اکثر کتبِ تاریخ اور سیرت اور مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گویا جنگِ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے والے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور حضرت عمرؓ کی رائے کو پسند فرمایا۔ حضرت عمرؓ کی سیرت و سوانح لکھنے والے جب ایک الگ باب باندھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی رائے پر کون کون سے قرآنی احکام نازل ہوئے تو ان میں سے ایک یہ بھی درج کیا جاتا ہے کہ جنگِ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے کو اللہ تعالیٰ نے ترجیح دی لیکن یہ مبہم سی بات ہے۔ اس کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ لگتا ہے کہ سیرت نگاروں اور مفسرین کو اسکو سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکی وضاحت میں جو بیان فرمایا ہے وہ آپؓ کے غیر مطبوعہ تفسیری نوٹ میں ملا ہے جو اسکی وضاحت کرتا ہے اور ان روایات کی تردید کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی جو یہ وضاحت ہے وہی صحیح لگتی ہے۔ بلاوجہ حضرت عمرؓ کے مقام کو اونچا کرنے کیلئے لگتا ہے کہ بعض مفسرین نے یہ روایت بنا دی ہے یا اس کو غلط سمجھا گیا ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ انفال کی آیت نمبر 68 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام سے پہلے عرب میں رواج تھا اور لکھتے ہیں کہ افسوس ہے کہ دنیا کے بعض حصوں میں اب تک یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ اگر جنگ نہ بھی ہو اور لڑائی نہ بھی ہو تب بھی قیدی پکڑ لیتے ہیں اور ان کو غلام بنا لیتے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نوٹ لکھا تھا۔ یہ آیت اس قبیح رسم کو منسوخ کرتی ہے اور صاف صاف الفاظ میں حکم دیتی ہے کہ صرف جنگ کی حالت میں اور لڑائی کے بعد ہی دشمن کے آدمی قیدی بنائے جا سکتے ہیں۔ اگر لڑائی نہ ہو رہی ہو تو کسی آدمی کو قیدی بنانا جائز نہیں۔ اس آیت کی بڑی غلط تفسیر کی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے جنگِ بدر کے موقعے پر مکّہ والوں کے کچھ قیدی پکڑ لیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ ان کے متعلق کیا فیصلہ کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان کو قتل کر دینا چاہئے حضرت ابوبکرؓ کی رائے تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا اور یہ سورۃ انفال کی 68 آیت ہے جس میں یہ ہے کہ کسی نبی کیلئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کرے۔ بہرحال حضرت مصلح موعودؓ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو رائے لی گئی تھی اس میں تو حضرت ابوبکرؓ کی رائے مختلف تھی۔ حضرت عمرؓ کی رائے مختلف تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا اور فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن مفسرین کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو گویا خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو ناپسند فرمایا۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کو اہمیت دینے کیلئے یہ روایت بنا دی گئی ہے اور چاہے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کم ہوتا ہو۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا۔ قیدیوں کو قتل کر دینا چاہئے تھا اور فدیہ نہیں لینا چاہئے تھا۔ یہ طبری کی تفسیر میں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ یہ تفسیر غلط ہے۔ اوّل اس وقت تک خدا نے کوئی ایسا حکم نازل نہیں کیا تھا کہ قیدیوں کو فدیہ لے کر نہ چھوڑا جائے اس لیے فدیہ قبول کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی الزام نہیں آ سکتا تھا۔ دوسرے اس سے پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخلہ کے مقام پر دو آدمیوں سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا تھا اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کو ناپسند نہیں فرمایا تھا۔ سوئم صرف دو آیتیں اَور آگے چل کر خدا مسلمانوں کو اجازت دیتا ہے کہ مالِ غنیمت سے جو کچھ تم کو ملے اس کو کھاؤ وہ حلال اور طیب ہے۔ یہ بات کسی کے وہم میں بھی نہیں آ سکتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فدیہ لینے کو خدا ناپسند کرے اور اس طرح جو روپیہ حاصل ہو اس کو حلال اور طیب فرمائے۔ اس لیے یہ تفسیر ہی غلط ہے اور صحیح تفسیر یہی ہے کہ اس آیت میں ایک اصول مقرر فرما دیا ہے کہ قیدی اسی صورت میں پکڑے جا سکتے ہیں کہ باقاعدہ جنگ ہو اور دشمن کو کاری ضربیں لگا کر مغلوب کر دیا گیا ہو۔

(ماخوذ از دروس حضرت مصلح موعودؓ (غیر مطبوعہ) سورۃ الانفال، رجسٹر نمبر 36، صفحہ 968-969)

اس کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ فدیہ نہ لیا جائے۔ مفسرینِ قرآن میں سے علامہ امام رازیؒ اور معروف سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی کا بھی یہی موقف ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر علامہ امام رازی، جلد 8، جزء 15، صفحہ 158، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) (سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ 194، مطبوعہ آر، زیڈ پیکجز لاہور 1408ھ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس بارے میں لکھا ہے کہ ’’مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے متعلق مشورہ کیا کہ ان کے متعلق کیا کرنا چاہئے۔ عرب میں بالعموم قیدیوں کو قتل کر دینے یا مستقل طور پر غلام بنا لینے کا دستور تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر یہ بات سخت ناگوار گزرتی تھی۔ اور پھر ابھی تک اس بارہ میں کوئی الٰہی احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میری رائے میں تو ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ آخر یہ لوگ اپنے ہی بھائی بند ہیں اور کیا تعجب کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں مگر حضرت عمرؓ نے اس رائے کی مخالفت کی اور کہا کہ دین کے معاملہ میں رشتہ داری کا کوئی پاس نہیں ہونا چاہئے اور یہ لوگ اپنے افعال سے قتل کے مستحق ہو چکے ہیں۔ پس میری رائے میں ان سب کو قتل کر دینا چاہئے بلکہ حکم دیا جاوے کہ

ارشاد نبوی ﷺ

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے

اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالب دعا: سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی ﷺ

جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے

کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی

(بخاری، کتاب الاحکام)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

مسلمان خود اپنے ہاتھ سے اپنے رشتہ داروں کو قتل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فطری رحم سے متاثر ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی رائے کو پسند فرمایا اور قتل کے خلاف فیصلہ کیا اور حکم دیا کہ جو مشرکین اپنا فدیہ وغیرہ ادا کردیں انہیں چھوڑ دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا۔" جب الٰہی حکم بھی فدیہ دینے کے بارے میں نازل ہو گیا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی لکھا ہے تو پھر حدیث کو بنیاد بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے کا جواز پیدا کرنا عجیب سی بات لگتی ہے۔ بہرحال حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ "چنانچہ ہر شخص کے مناسب حال ایک ہزار درہم سے لے کر چار ہزار درہم تک اس کا فدیہ مقرر کر دیا گیا۔ اس طرح سارے قیدی رہا ہوتے گئے۔"

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 367-368)

باقی ان شاء اللہ آئندہ۔

جمعے کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی کا ہے۔ مربی سلسلہ تھے اور پاکستان میں نائب ناظم مال وقف جدید تھے۔ گذشتہ دنوں ستر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے والد کا نام چودھری عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی تھا اور والدہ امۃ اللطیف صاحبہ تھیں۔ ان کے والد بھی واقفِ زندگی تھے۔ جماعت کے کارکن تھے۔ عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت چودھری عبدالمنان خان صاحب کاٹھگڑھی اور دادا کے بڑے بھائی حضرت چودھری عبدالسلام خان صاحب کاٹھگڑھی کے ذریعے ہوا جنہوں نے دسمبر 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی نے مئی 1979ء میں بطور مربی اپنی خدمات کا آغاز کیا اور مختلف جگہوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ پاکستان میں بھی اور بیرون ملک بھی۔ وکالت تبشیر کے تحت اگست 85ء سے دسمبر 86ء تک یوگنڈا میں رہے۔ پھر نظامت ارشاد وقف جدید کے تحت مختلف مقامات پر بطور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر 1993ء میں نائب ناظم مال وقف جدید مقرر ہوئے جہاں آپ تا وفات خدمات بجا لاتے رہے۔ چوالیس (44) سال تک سلسلے کی خدمت کی انہوں نے توفیق پائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر عبدالرؤوف خان صاحب آج کل صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک ہیں۔

ڈاکٹر رؤوف خان کہتے ہیں کہ والد صاحب نے ہمیشہ وقف کے ساتھ وفا کی۔ یوگنڈا میں جب تھے تو وہاں سے جلدی آنے کی وجہ یہ بنی کہ وہاں باغیوں نے حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا اور غیر ملکیوں کو نکالا تھا۔ بہرحال یوگنڈا میں خدمات کے دوران کہتے ہیں کہ والد صاحب کو وہاں کے مشنری انچارج محمود بی ٹی صاحب نے قرآن کریم دے کر کمپالا میں بغرضِ تبلیغ بھیجا۔ اس دوران وہاں اس علاقے میں سول وار شروع ہو گئی۔ لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہتے ہیں اس نقل مکانی کے دوران والد صاحب بیمار ہو گئے اور ہسپتال قریب نہ ہونے اور طبّی امداد میسر نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کے والد کو وہیں ایک کمرے میں چھوڑ کر چلے گئے۔ اس علاقے پر باغیوں نے قبضہ کر لیا۔ باغیوں نے وہاں ہر طرف سرچنگ کی کہ کوئی شخص یہاں موجود تو نہیں۔ اس دوران ایک باغی ان کے کمرے تک بھی آیا جہاں کہتے ہیں کہ حمید صاحب موجود تھے لیکن لیٹے ہوئے تھے اور والد صاحب کو مردہ سمجھ کر انہوں نے چھوڑ دیا۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب بتاتے تھے کہ میں کھڑکی کے بالکل ساتھ نیچے لیٹا ہوا تھا اور کھڑکی سے گولیاں آتی تھیں اور سامنے والی دیوار پر جا لگتی تھیں۔ اسکے بعد کچھ تھوڑے سے حالات بہتر ہوئے تو چند جاننے والے لوگوں سے رابطہ ہوا تو انہوں نے والد صاحب کو محفوظ مقام پر منتقل کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی۔

خلافت سے بھی ان کا بے حد عقیدت اور محبت کا اور پیار کا تعلق تھا۔ بڑے سادہ اور ملنسار انسان تھے۔ خلیفہ وقت کے خطبات میں جو بھی کہا جاتا آپ ان کی ہر بات پر لبیک کہنے والے تھے۔ کسی تاویل کے قائل نہیں تھے اور جو کوئی تاویل کرتا تھا کہ یہ مطلب ہے یا یہ منشاء ہے تو بڑے ناراض ہوا کرتے تھے۔ پھر عہدیداران اور مربیان کا خود بھی ادب کرتے تھے اور ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے بھی اسکی تلقین کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں جب میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں تھا تو ایک مرتبہ کہنے لگے کہ اگر تم نے عہدیدار اور منتظم اطفال کی بات نہیں ماننی، کسی بات پر انہوں نے اختلاف کیا ہو گا تو عہدہ چھوڑ دو اور کہتے تھے کہ نظامِ جماعت اور خلافت ایک ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک کی بات مانو اور ایک کی نہ مانو۔ دوسروں کی مدد کرنا اور برموقع اصلاح کرنا آپکا خاص وصف تھا یہاں تک کہ اگر آپ کسی چیز کی اصلاح کرتے اور کوئی ناراض ہو جاتا تو اس کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔ اور اگر اصلاح ہو جاتی تو اسکے بعد اسکی حوصلہ افزائی کرتے اور کہتے کہ میرا مقصد صرف اصلاح کرنا تھا۔ لکھتے ہیں کہ بہت سے ایسے مواقع آئے کہ زندگی میں آسائش ہو سکتی تھی لیکن آپ نے ہمیشہ وقف کو ترجیح دی۔ آخری عمر میں کہتے ہیں کہ میں نے بھی والد صاحب کو باتوں باتوں میں کہا کہ ڈنمارک میرے پاس آ جائیں تو بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے سال وقف نہیں کیے زندگی وقف کی ہے اور میرا سب کچھ وقف کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

ان کی بیٹی حافظہ حسن آرا کہتی ہیں کہ میرے والد بے حد مہربان، شفیق، مہمان نواز اور خدا ترس تھے۔ دعاؤں کا ایک خزانہ تھے۔ ایک خاص نمایاں وصف خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین اور بھروسہ تھا اور اسکے بعد خلافت سے محبت نمایاں وصف تھا۔ خلافت سے ہر ایک رشتے سے بڑھ کر ایک خاص محبت کا انداز تھا۔ ہر وقت سوچ کا محور اور بات کا آغاز اور اختتام صرف اور صرف خلافت اور خلیفہ وقت سے محبت کی تلقین کرتے رہنا تھا۔ کہتی ہیں یہاں یوکے میں بھی کبھی آتے تھے تو جب میں بعض دفعہ جذبات سے مغلوب ہو کے اپنا اظہار کرتی تو کہا کرتے تھے کہ دنیا کے تمام رشتے فانی ہیں۔ تم صرف خدا سے اپنا رشتہ مضبوط رکھو۔ باقی سب رشتے چھوڑ جاتے ہیں کیونکہ قائم رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا اور پھر اس کے بعد کہا کہ خلافت سے اپنا تعلق مضبوط رکھو۔ انتہائی سادہ طبیعت کے انسان تھے۔ ہر وقت یہی کہا کرتے تھے کہ میں ایک واقفِ زندگی ہوں۔ میری ساری زندگی وقف ہے

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء کو منعقد ہو گا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ آخر وقت تک وقف نبھاؤں۔

حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ عبدالحمید خان صاحب کے ساتھ تقریباً بیس سال کام کرنے کا موقع ملا اور ہمیشہ ان کا کردار ایک حقیقی واقف زندگی کا رہا ہے۔ عمر اور تجربے کے لحاظ سے کہتے ہیں مجھ سے بڑے تھے لیکن اطاعتِ خلافت اور نظامِ جماعت کے انتہا درجہ کے پابند ہونے کے باعث کبھی بھی اپنی سنیارٹی (Seniority) کا احساس نہیں ہونے دیا۔ ان کے نائب تھے۔ کہتے ہیں بے لوث اور بے نفس ہو کر خاکسار کے ساتھ انہوں نے کام کیا۔ سمجھانے اور چندے کی تحریک کرنے کا انداز بہت عمدہ تھا۔ نئے آنے والے کارکنان اور مربیان اور معلمین کو حکمت کے ساتھ کام کرنے کا انداز سمجھایا کرتے تھے۔ اپنے مفوّضہ فرائض مکمل اطاعت کے ساتھ ادا کرتے۔ صائب الرائے تھے۔ خدمت کا رنگ گو کہ خاموش تھا اور بے نفس تھا لیکن تیس سال سے زائد عرصہ وقف جدید نے ان سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ آخری چند سالوں میں بعض اوقات صحت خراب ہو جاتی، بچے بیرون ملک تھے اگر کبھی کبھار کسی نے اظہار کر دیا کہ کسی بچے کے پاس چلے جائیں تو بہت جذباتی ہو کر جواب دیتے تھے کہ میں نے زندگی وقف کی ہے اور آخری وقت تک خدمت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق بھی دی کہ اس عہد کو انہوں نے آخر وقت تک نبھایا۔

نظامت مال میں مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں کہتے ہیں کہ 2013ء میں وقفِ جدید میں مال کے شعبے میں میرا تقرر ہوا۔ عبدالحمید خان صاحب نے بنیادی دو نصائح کیں کہ ان دونوں کو اپنی کاپی میں نوٹ کر لو۔ پہلی یہ کہ تمام برکتوں کا منبع خلافت ہے۔ ہر صورت ہر حالت میں خلافت سے وفا کرنی ہے۔ دوسری یہ کہ کام میں سستی اگر ہو جائے تو وہ تو صرفِ نظر ہو جاتی ہے مگر غلط بیانی اور جھوٹ کی کوئی معافی نہیں ہوتی۔ کبھی غلط بیانی نہیں کرنی اور جھوٹ نہیں بولنا۔ کہا یہ دو اصول پلے باندھ لو۔ اور یہ تو خاص ہے ہی ہے۔ ہمارا ہر ایک کا اس پہ ایمان اور یقین کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ مدد مانگتے رہنا اور دعا کرتے رہنا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ دورہ جات کے دوران میں ان کے ساتھ رہا۔ بار بار یہی تاکید کرتے کہ تحریک کرتے ہوئے اس فرد کو وقف جدید کی اہمیت اور ضرورت سے اس قدر آگاہ کرنا چاہئے کہ اسے قربانی کرنے میں کوئی انقباض نہ رہے۔ صرف پیسے نہیں مانگنے بلکہ چندے کی اہمیت اس کے دل میں ڈالنی ہے۔ جماعت کا درد اس میں پیدا کرنا ہے اور پھر اس سے اس کی حیثیت کے مطابق مانگنا ہے اور پھر کوئی شرم محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارا کام سلسلے کی خدمت کرنا اور سلسلے کیلئے مدد لینا ہے۔ جماعتی املاک کا خیال رکھتے۔ تاکید کرتے کہ چندے احبابِ جماعت کی قربانیوں کے نتیجے میں اکٹھے ہوتے ہیں ان کو چندوں کو خرچ کرنے میں، اخراجات کرنے میں ہمیں اسراف سے کام نہیں لینا چاہئے۔ جو ضرورت ہے وہ ضرور لیں مگر ضرورت سے زائد خرچ نہ کریں۔ کہتے تھے میں نے اپنے بیٹے کو بھی کہا ہوا ہے کہ جب تک تم جماعت کے وفادار ہو تم میرے بیٹے ہو۔ باقی میرا تم سے کوئی تعلق یا مطالبہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ ان کی نیکیاں بھی ان کی اولاد میں جاری رکھے۔

اگلا جو ذکر ہے اور جو جنازہ ہو گا وہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب کا ہے جو امریکہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کی بھی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اپنے خاوند مکرم مبشر احمد صاحب اور تین بچوں کے ہمراہ 1972ء میں امریکہ منتقل ہو گئیں۔ واشنگٹن میں سکونت اختیار کی۔ 1988ء میں امریکہ میں ان کے خاوند نے وقفِ زندگی کرنے کی توفیق پائی اور مرحومہ نے تمام عمر بہت سادگی اور شکر گزاری کے ساتھ بسر کی۔ ان کے خاوند مبشر صاحب نے جب وقف کیا ہے تو اس وقت سے یہ مربی کے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ بہت سادگی اور شکر گزاری کے ساتھ انہوں نے ان کے ساتھ زندگی گزاری۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ باقاعدہ چندوں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لینے والی، خلافت کے ساتھ بہت عشق کا تعلق تھا، 1977ء سے 2007ء تک لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ لوکل نائب صدر، لوکل صدر، ریجنل صدر وغیرہ رہیں۔ اسلام احمدیت کے پھیلانے کیلئے بہت محنت اور لگن سے تبلیغی پروگرام ترتیب دیے۔ لجنہ اور ناصرات کی تعلیم و تربیت کیلئے بھی مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا۔ اپنے بچوں کی بھی دینی رنگ میں بہتر تربیت کی۔ اسی طرح دنیاوی تعلیم کی طرف بھی توجہ دلوائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ کے چاروں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے فعال ممبر ہیں۔ خدمت دین کی توفیق بھی پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ہم میں خاص طور پر بدر کی اہمیت کا ادراک پیدا فرمائے اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ؑ کی آمد کو سمجھنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمان امت بھی اس واقعہ بدر کی حقیقت کو سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہوئے مسیح موعودؑ کو پہچانے تا کہ یہ مسلمان دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کے قابل بن سکیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور ان کے آرام کا خیال رکھیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں آنے والے مہدی کی ایک نشانی یہ قرار دی کہ اسکے پاس بھی ایک کتاب ہوگی جس میں اصحابِ بدرؓ کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ اصحاب کے نام ہوں گے

تمام کارکنان جو جلسہ کی مختلف ڈیوٹیوں پر متعین کیے گئے ہیں وہ کوشش کریں کہ ہر شاملِ جلسہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں

ڈیوٹی دینے والے کو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہئے اور مسکراتے رہنا چاہئے

اگر کسی میں کوئی غلط بات دیکھیں جو ہمارے ماحول کے تقدس اور تعلیم کے خلاف ہے تو نرمی اور پیار سے سمجھائیں

خاص طور پر ہر احمدی کو اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا ذکر، جنگِ بدر کی اہمیت اور اسکے نتائج نیز بدری صحابہ کی فضیلت کا بیان

جلسہ سالانہ یو.کے کے حوالے سے مہمان نوازی کی اہمیت کا بیان اور کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/ جولائی 2023ء بمطابق 21/ وفا 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ذکر ہو رہا ہے اس بارے میں کچھ اَور باتیں پیش کرتا ہوں۔ جنگِ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ سلوک کے بارے میں طبقاتِ ابن سعد میں درج ہے کہ جب بدر کے قیدی آئے تو ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات جاگتے رہے۔ آپ کے صحابہؓ میں سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کو کس بات نے جگائے رکھا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس کے کراہنے کی آواز نے۔ تو ایک شخص گیا اور اس نے حضرت عباسؓ کے بندھن ڈھیلے کر دیے۔ باندھے ہوئے تھے۔ رسیاں کچھ ڈھیلی کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے مَیں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سن رہا؟ تو ایک شخص نے کہا کہ میں نے ان کے بندھن کچھ ڈھیلے کر دیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 4، صفحہ 9، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء) یہ نہیں کہ میرا رشتہ دار سمجھ کر ایک کے کر دیے۔

بدر کے قیدیوں کے متعلق سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تفصیلات ذکر کی ہیں اس میں لکھا ہے کہ ”تین دن تک آپؐ نے بدر کی وادی میں قیام فرمایا اور یہ وقت اپنے شہداء کی تکفین و تدفین اور اپنے زخمیوں کی مرہم پٹی میں گزرا اور انہی دنوں میں غنیمت کے اموال کو جمع کر کے مرتب کیا گیا اور کفار کے قیدیوں کو جن کی تعداد ستر تھی محفوظ کر کے مختلف مسلمانوں کی سپردگی میں دے دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور ان کے آرام کا خیال رکھیں۔

صحابہؓ نے جن کو اپنے آقاؐ کی ہر خواہش کے پورا کرنے کا عشق تھا آپؐ کی اس نصیحت پر اس خوبی کے ساتھ عمل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ خود ان قیدیوں میں سے ایک قیدی ابوعزیز بن عمیر کی زبانی روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے انصار مجھے تو پکی ہوئی روٹی دیتے تھے لیکن خود کھجور وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتے تھے اور کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ ان کے پاس اگر روٹی کا چھوٹا ٹکڑا بھی ہوتا تھا تو وہ مجھے دے دیتے تھے اور خود نہیں کھاتے تھے اور اگر میں کبھی شرم کی وجہ سے واپس کر دیتا تو وہ اصرار کے ساتھ پھر مجھی کو دے دیتے تھے۔

جن قیدیوں کے پاس لباس کافی نہیں تھا انہیں کپڑے مہیا کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ عباس کو عبداللہ بن ابی نے اپنی قمیص دی تھی۔ سر ولیم میور نے قیدیوں کے ساتھ اس مشفقانہ سلوک کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔“ لکھتا ہے کہ ”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کرتے تھے اور آپ پیدل چلتے تھے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑ رہتے تھے۔ اس لیے (میور صاحب لکھتے ہیں) ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہ کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہو گئے۔“ قیدیوں سے جب یہ سلوک ہوتا تھا تو ان میں سے بعض مسلمان ہو گئے“ اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا...... جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 365)

جنگِ بدر کی اہمیت اور اس کے اثرات کے بارے میں لکھا ہے کہ جب فتح بدر کی خوشخبری لے کر عبداللہ بن رَوَاحَہؓ اور زید بن حارثہؓ مدینہ پہنچے تو ان کے منہ سے فتح کی خوشخبری کا اعلان سن کر اللہ کا دشمن کعب بن اشرف یہودی ان کو جھٹلانے لگا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بڑے بڑے رؤسا کو مار ڈالا ہے تو زمین کی پشت پر رہنے سے زمین کے اندر رہنا بہتر ہے۔ یعنی زندہ رہنے سے موت بہتر ہے۔

(سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 250، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوۂ بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گوناگوں اثرات پیدا کیے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کا قدمِ اوّلین تھا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے رؤسا جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدِ آہن تھا فنا ہو گئے۔ عتبہ اور ابوجہل کی موت نے قریش کی ریاست عامہ کا تاج ابوسفیان کے سر پر رکھا جس سے دولت اموی کا آغاز ہوا لیکن قریش کی اصلی زور و طاقت کا معیار گھٹ گیا۔ مدینہ میں اب تک عبداللہ بن ابی بن سلول اعلانیہ کافر تھا لیکن اب بظاہر وہ اسلام کے دائرہ میں آ گیا۔“ فتح بدر کے بعد اس نے بھی ظاہرًا اسلام قبول کر لیا“ گو تمام عمر منافق رہا اور اسی حالت میں جان دی۔ قبائل عرب جو سلسلہ واقعات کا رُخ دیکھتے تھے اگرچہ رام نہیں ہوئے لیکن سہم گئے۔“ بہت سے قبائل مسلمان تو نہیں ہوئے لیکن فتح کو دیکھ کر سہم ضرور گئے۔ مسلمانوں کے خلاف انہوں نے کارروائیاں کرنی بند کر دیں یا خوفزدہ ہو گئے۔“ ان موافق حالات کے ساتھ مخالف اسباب میں بھی انقلاب شروع ہو گیا۔ یہود سے معاہدہ ہو چکا تھا کہ وہ ہر معاملہ میں یکسو رہیں گے لیکن اس فتح نمایاں نے ان میں حسد کی آگ بھڑکا دی اور وہ اس کو ضبط نہ کر سکے...... قریش کو پہلے صرف حضرمی کا رونا تھا بدر

کے بعد ہر گھر ماتم کدہ تھا اور مقتولینِ بدر کے انتقام کیلئے مکہ کا بچہ بچہ مضطر تھا۔ چنانچہ سُوَیق کا واقعہ اور اُحُد کا معرکہ اسی جوش کا مظہر تھا۔'' (سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ 210-211، مطبوعہ آرزیڈ پیکجز لاہور 1408ھ)

فتح بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یوں لکھا ہے کہ ''ابھی تک مدینہ میں قبائل اوس اور خزرج کے بہت سے لوگ شرک پر قائم تھے۔ بدر کی فتح نے ان لوگوں میں ایک حرکت پیدا کر دی اور ان میں سے بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان اور خارق عادت فتح کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت کے قائل ہو گئے۔ اور اس کے بعد مدینہ سے بت پرست عنصر بڑی سرعت کے ساتھ کم ہونا شروع ہو گیا مگر بعض ایسے بھی تھے جن کے دلوں میں اسلام کی اس فتح نے بغض وحسد کی چنگاری روشن کر دی اور انہوں نے برملا مخالفت کو خلاف مصلحت سمجھتے ہوئے بظاہر تو اسلام قبول کر لیا لیکن اندر ہی اندر اس کے استیصال کے درپے ہو ہو کر منافقین کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ ان موخر الذکر لوگوں میں زیادہ ممتاز عبداللہ بن اُبَیّا بن سلول تھا جو قبیلہ خزرج کا ایک نہایت نامور رئیس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کے نتیجہ میں اپنی سرداری کے چھینے جانے کا صدمہ اٹھا چکا تھا۔ یہ شخص بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہو گیا، لیکن اس کا دل اسلام کے خلاف بغض وعداوت سے لبریز تھا اور اہلِ نفاق کا سردار بن کر اس نے مخفی مخفی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ریشہ دوانی کا سلسلہ شروع کر دیا۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 376)

مزید فرماتے ہیں کہ ''جنگِ بدر کا اثر کفار اور مسلمانوں ہر دو کیلئے نہایت گہرا اور دیرپا ہوا اور اسی لیے تاریخِ اسلام میں اس جنگ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے حتی کہ قرآن شریف میں اس جنگ کا نام یوم الفرقان رکھا گیا ہے۔ یعنی وہ دن جبکہ اسلام اور کفر میں ایک کھلا کھلا فیصلہ ہو گیا۔ بیشک جنگِ بدر کے بعد بھی قریش اور مسلمانوں کی باہم لڑائیاں ہوئیں اور خوب سخت سخت لڑائیاں ہوئیں اور مسلمانوں پر بعض نازک نازک موقعے بھی آئے لیکن جنگِ بدر میں کفارمکہ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی جسے بعد کا کوئی جراحی عمل مستقل طور پر درست نہیں کر سکا۔ تعداد مقتولین کے لحاظ سے بے شک یہ کوئی بڑی شکست نہیں تھی۔ قریش جیسی قوم میں سے ستر بہتر سپاہیوں کا مارا جانا ہرگز قومی تباہی نہیں کہلا سکتا۔ جنگِ احد میں یہی تعداد مسلمان مقتولین کی تھی لیکن یہ نقصان مسلمانوں کے فاتحانہ رستہ میں ایک عارضی روک بھی ثابت نہیں ہوا۔'' حالانکہ مسلمان تو اس وقت بہت کمزور تھے۔ ''پھر وہ کیا بات تھی کہ جنگِ بدر یوم الفرقان کہلائی؟ اس سوال کے جواب میں بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے اور وہ یہ ہیں۔ یَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ واقعی اس دن کفار کی جڑ کٹ گئی یعنی جنگِ بدر کی ضرب کفار کی جڑ پر لگی اور وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔ اگر یہی ضرب بجائے جڑ کے شاخوں پر لگتی تو خواہ اس سے کتنا گنا زیادہ نقصان کرتی وہ نقصان اس نقصان کے مقابلہ میں ہیچ ہوتا لیکن جڑ کی ضرب نے ہرے بھرے درخت کو دیکھتے دیکھتے ایندھن کا ڈھیر کر دیا اور صرف وہی شاخیں بچیں جو خشک ہونے سے پہلے دوسرے درخت سے پیوند ہو گئیں۔ پس بدر کے میدان میں قریش کے نقصان کا پیمانہ یہ نہیں تھا کہ کتنے آدمی مرے بلکہ یہ تھا کہ کون کون مرے اور جب ہم اس نقطہ نگاہ سے قریش کے مقتولین پہ نظر ڈالتے ہیں تو اس بات میں ذرا بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ بدر میں فی الواقعہ قریش کی جڑ کٹ گئی۔ عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خَلَف اور ابوجہل اور عقبہ بن ابی مُعَیط اور نضر بن حارث وغیرہ قریش کی قومی زندگی کے روح رواں تھے اور یہ روح بدر کی وادی میں قریش سے ہمیشہ کیلئے پرواز کر گئی اور وہ ایک قالب بے جان کی طرح رہ گئے۔ یہ وہ تباہی تھی جس کی وجہ سے جنگِ بدر یوم فرقان کے نام سے موسوم ہوئی۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 371-372)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بارے میں لکھا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ''یہی وہ جنگ ہے جس کا نام قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور یہی وہ جنگ ہے جس میں عرب کے وہ سردار جو اس دعویٰ کے ساتھ گھر سے چلے تھے کہ اسلام کا نام ہمیشہ کیلئے مٹا دیں گے خود مٹ گئے اور ایسے مٹے کہ آج ان کا نام لیوا کوئی باقی نہیں اور اگر کوئی ہے تو اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا بجائے فخر کے عار خیال کرتا ہے۔ غرضیکہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی تھی۔'' (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، انوار العلوم، جلد 1، صفحہ 610)

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں پر اسکے بعد بھی مظالم ہوتے رہے اور انہیں کفار سے کئی لڑائیاں لڑنی پڑیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جنگِ بدر نے کفار کی طاقت کو بالکل توڑ دیا تھا اور مسلمانوں کی شوکت ان پر ظاہر ہو گئی تھی۔

جنگِ بدر جسے قرآن کریم نے فرقان قرار دیا ہے اسکے متعلق بائبل میں بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے چنانچہ یسعیاہ باب 21 آیت 13 تا 17 میں لکھا ہے ''عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے دوانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس، ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔''

آپؓ فرماتے ہیں کہ ''یسعیاہ نبی کے اس کلام میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ ہجرت کے زمانہ پر ٹھیک ایک سال گزرنے کے بعد عرب میں ایک ایسی جنگ ہوگی جس میں قیدار کی ساری حشمت خاک میں مل جائے گی اور وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھاگ جانے کا الزام لگاتے تھے اپنے لاؤ لشکر کی موجودگی میں پیٹھ دکھائیں گے اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ کمانڈر اور ان کے جرنیلوں کی لاشیں میدانِ جنگ میں پڑی رہ جائیں گی اور آخر وادی مکہ اپنے جرنیلوں کو کھو کر اپنی اس شوکت کو بالکل کھو بیٹھے گی جو اس سے پہلے اسے حاصل تھی۔ اِسی طرح قرآن کریم نے ایک گیارھویں رات کی خبر دے کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہجرت کے پورے ایک سال کے بعد کفار کی ساری طاقت ٹوٹ جائے گی اور مسلمانوں کیلئے فتح اور کامرانی کی صبح ظاہر ہو جائے گی۔ چنانچہ عین ایک سال کے بعد جنگِ بدر ہوئی جس میں کفار کے بڑے بڑے لیڈر مارے گئے اور مسلمانوں کو ان پر نمایاں غلبہ حاصل ہوا۔'' فرماتے ہیں کہ ''......دیکھ لو مدینہ میں آنے کے بعد پہلے رمضان تک اس پیشگوئی پر دس سال پورے ہوئے تھے اور رمضان سے گیارھویں سال کا آغاز ہوا تھا۔ اس ایک سال کے گزرنے پر دوسرے سال 17 رمضان کو بدر کی جنگ ہوئی جس میں بڑے بڑے کفار مارے گئے اور ان کے ظالمانہ حملوں کا خاتمہ ہو گیا۔ گویا وہ گیارھویں لیل جو مسلمانوں پر آئی ہوئی تھی ٹھیک ایک سال گزرنے کے بعد دور ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے فتح وکامرانی کی صبح کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید اور نصرت کے ساتھ دیکھ لیا۔'' (تفسیر کبیر، جلد 8، صفحہ 515)

فضیلتِ صحابہؓ جو بدر کے اصحابؓ تھے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ مسلمانوں میں اہلِ بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ جبرئیل نے کہا اور اسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شھود الملائکۃ بدرا، حدیث 3992)

یہ واقعہ جو اَب میں بیان کرنے لگا ہوں گو یہ پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر بیان کرتا ہوں۔

عُبید اللہ بن ابی رافعؓ نے بتایا، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیرؓ اور مِقداد بن اسودؓ کو بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا تم چلے جاؤ جب تم روضۂ خاخ پر پہنچو تو وہاں ایک شتر سوار عورت ہوگی اور اس کے پاس ایک خط ہے تم وہ خط اس سے لے لو۔ ہم چل پڑے ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑتے ہوئے ہمیں لے گئے۔ جب ہم روضہ خاخ میں پہنچے تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شتر سوار عورت موجود ہے ہم نے کہا خط نکالو۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا تمہیں خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے اور تلاشی لیں گے اس پر اس نے وہ خط اپنے جوڑے سے، بالوں سے نکالا اور ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرکوں کے نام۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارادے کی ان کو اطلاع دے رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا بھیجا اور پوچھا حاطب یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ فرمائیں۔ میں ایک ایسا آدمی تھا جو قریش میں آکر مل گیا تھا ان میں سے نہ تھا اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ تھے ان کی مکہ میں رشتے داریاں تھیں جن کے ذریعہ وہ اپنے گھربار اور مال واسباب کو بچاتے رہے۔ میں نے چاہا کہ ان مکے والوں پر کوئی احسان کر دوں کیونکہ ان میں کوئی رشتہ داری تو میری تھی ہی نہیں شاید وہ اس احسان ہی کی وجہ سے میرا پاس کریں اور میں نے کسی کفر یا ارتداد کی وجہ سے یہ نہیں کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کبھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر سچے دل سے اسلام قبول کر لیا جائے تو اس کے بعد کفر کو پسند کرے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے سچ کہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو جنگِ بدر میں موجود تھا اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے اہلِ بدر کو دیکھا اور فرمایا جو تم چاہو کرو میں نے تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کر دی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الجاسوس، حدیث 3007)

یعنی اب بڑے گناہ سرزد نہیں ہوں گے اور ان کا انجام بخیر ہوگا۔ یہ لوگ کفر کی حالت میں نہیں مریں گے۔ یہ مطلب ہے اس کا۔ چنانچہ خود حضرت حاطبؓ کے الفاظ سے ظاہر ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کو کبھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر پر نظر فرمائی ہے اور کہا کہ جو چاہے عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، حدیث 4654)

یعنی سوائے کفر کی حالت کے عام غلطیاں اور گناہ اللہ تعالیٰ تو بخش دے گا۔ دوسرے لفظوں میں یہاں یہ ضمانت بھی اللہ تعالیٰ نے دے دی کہ ان پر کبھی کفر کی حالت نہیں آئے گی اور ان کا انجام بخیر ہوگا۔ ایک یہ مطلب بھی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور
بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 502)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں
مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دُعا نہیں کرتا

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 562)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

ہے اسکا۔ اگر بعض غلطیاں اور گناہ ہوں گے تو بشری تقاضوں کے تحت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے گا۔

اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بدر میں اور حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بھی ان شاء اللہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ نے نہیں فرمایا وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا (مریم:72) اور تم ظالموں میں سے کوئی نہیں مگر وہ ضرور اس میں اترنے والا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: کیا تُو نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نہیں سنا۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡهَا جِثِيًّا (مریم:73) پھر ہم ان کو بچالیں گے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ہم ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر البعث، حدیث 4281)

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی جب صحابہؓ کے وظیفے مقرر ہوئے تو بدری صحابیوںؓ کا وظیفہ ممتاز طور پر خاص مقرر کیا گیا۔ خود بدری صحابہؓ بھی جنگِ بدر کی شرکت پر خاص فخر کرتے تھے۔ چنانچہ میور صاحب لکھتے ہیں کہ ’’بدری صحابی اسلامی سوسائٹی کے اعلیٰ ترین رکن سمجھے جاتے تھے۔ سعد بن ابی وقاصؓ جب اسّی سال کی عمر میں فوت ہونے لگے تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ چوغہ لاکر دو جو میں نے بدر کے دن پہنا تھا اور جسے میں نے آج کے دن کیلئے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ وہی سعد تھے جو بدر کے زمانہ میں بالکل نوجوان تھے اور جن کے ہاتھ پر بعد میں ایران فتح ہوا اور جو کوفہ کے بانی اور عراق کے گورنر بنے مگر ان کی نظر میں یہ تمام عزتیں اور فخر جنگِ بدر میں شرکت کے عزت وفخر کے مقابلے میں بالکل ہیچ تھیں اور جنگِ بدر والے دن کے لباس کو وہ اپنے واسطے سب خلعتوں سے بڑھ کر خلعت سمجھتے تھے اور ان کی آخری خواہش یہی تھی کہ اسی لباس میں لپیٹ کر ان کو قبر میں اتارا جاوے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 373)

بدری صحابہؓ کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے بھی ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں آنے والے مہدی کی ایک نشانی یہ قرار دی کہ اسکے پاس بھی ایک کتاب ہوگی جس میں اصحابِ بدرؓ کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ اصحابؓ کے نام ہوں گے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحابؓ کا نام درج ہوگا۔ اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اسکے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا۔ اور اسکے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کیے جاتے جو سچے کو عطا کیے جاتے ہیں۔‘‘ فرماتے ہیں ’’شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطُّوسی اپنی کتاب جَوَاهِرُ الْاَسْرَار میں جو 840ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔‘‘ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’......یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرّب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہلِ بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوی کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کرچکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کیلئے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں۔‘‘ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم میں آپؑ یہ فرمارہے ہیں۔ ’’تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کردینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلتِ صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسبِ مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں......اب دیکھو یہ تین سو تیرہ مخلص جو اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہوں گے۔ سو ہر یک شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات میرے اختیار میں تو نہیں تھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا میں شائع ہوچکی ہیں اپنے گاؤں قادیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل نکالی ہے‘‘ کوئی پرزہ نکالا’’ تا یہ خیال کیا جائے کہ میں نے اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔‘‘ پریس میں نے تو نہیں ایجاد کیا تھا۔’’ اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کا پیدا کرنا میرے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تا وہ اپنے رسول کریمؐ کی پیشگوئی کو پورا کرے۔‘‘ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 324 تا 325، 329)

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ کی مماثلت کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’بنی اسرائیل کی مانند خدا تعالیٰ کے راستباز بندے مکہ معظّمہ میں تیرہ برس تک کفار کے ہاتھ سے سخت تکلیف میں رہے اور یہ تکلیف اس تکلیف سے بہت زیادہ تھی جو فرعون سے بنی اسرائیل کو پہنچی۔ آخر یہ راستباز بندے اس برگزیدۂ راستبازوں کے ساتھ اور اس کی ایما سے مکہ سے بھاگ نکلے اور اسی بھاگنے کی مانند جو بنی اسرائیل مصر سے بھاگے تھے۔ پھر مکہ والوں نے قتل کرنے کیلئے تعاقب کیا اسی تعاقب کی مانند جو فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل کے قتل کیلئے کیا گیا تھا۔ آخر وہ اسی تعاقب کی شامت سے بدر میں اس طرح پر ہلاک ہوئے جس طرح فرعون اور اسکا لشکر دریائے نیل میں ہلاک ہوا تھا۔ اسی رمز کے کھولنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کی لاش بدر کے مُردوں میں دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ شخص اس اُمت کا فرعون تھا۔

غرض جس طرح فرعون اور اسکا لشکر دریائے نیل میں ہلاک ہونا امور مشہودہ محسوسہ میں سے تھا‘‘ جن کو دیکھا بھی جاسکتا ہے محسوس کیا جاسکتا ہے ’’جسکے وقوع میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا اسی طرح ابوجہل اور اسکے لشکر کا تعاقب کے وقت بدر کی لڑائی میں ہلاک ہونا امور مشہودہ محسوسہ میں سے تھا جس سے انکار کرنا حماقت اور دیوانگی میں داخل ہے......وہ اسرائیلی یعنی خدا کے بندے جن کو ہمارے سید و مولیٰ نے مکہ والوں کے ظلم سے چھڑایا انہوں نے بدر کے واقعہ کے بعد اسی طرح گیت گائے جیسے کے بنی اسرائیل نے دریائے مصر کے سر پر گائے تھے اور وہ عربی گیت اب تک کتابوں میں محفوظ چلے آتے ہیں جو بدر کے میدان میں گائے گئے۔‘‘ (ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 290-291)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’وہ مثیل جس کا توریت کتاب استثنا میں ذکر ہے وہ وہی نبی مؤیدِ الٰہی ہے جو مع اپنی جماعت کے تیرہ برس برابر دکھ اٹھا کر اور ہر ایک قسم کی تکلیف دیکھ کر آخر مع اپنی جماعت کے بھاگا اور اس کا تعاقب کیا گیا۔ آخر بدر کی لڑائی میں چند گھنٹوں میں فیصلہ ہوکر ابوجہل اور اس کا لشکر تلوار کی دھار سے ایسے ہی مارے گئے جیسا کہ دریائے نیل کی دھار سے فرعون اور اسکے لشکر کا کام تمام کیا گیا۔ دیکھو کیسی صفائی اور کیسے مشہود اور محسوس طور پر یہ دونوں واقعات مصر اور مکہ اور دریائے نیل اور بدر کے آپس میں مماثلت رکھتے ہیں۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 292)

قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 124) اور بدر کی جنگ میں جبکہ تم حقیر تھے اللہ یقیناً تمہیں مدد دے چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف خطبہ الہامیہ میں بدر اور چودھویں صدی کی ایک لطیف مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ’’اور وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے تا دین کے غلبہ کا وعدہ جو کتابِ مبین میں پہلے ہوچکا تھا پورا ہو جائے یعنی خدا کا یہ قول کہ لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 124)۔ پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے۔ اول وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کیلئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کیلئے ایک نشان ہے۔ پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گذشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر دو بدر ہیں۔ ایک بدر گذشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے جیسا کہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی طرح شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک لَقَدۡ نَصَرَكُمۡ کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے یَنۡصُرُكُمۡ کے معنوں میں آیا ہے جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ نے اسلام کیلئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف کہ ان کیلئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورت میں ان فاسقوں اور ظالموں کا قصہ پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت مکہ میں پہنچی خدا نے ان سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصۡرِهِمۡ لَقَدِیۡرُ (الحج:40) اور عَلٰی نَصۡرِهِمۡ کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے قتل کیے گئے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 273 تا 277)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہورہی ہے جو بدر کے موقع پر ہوگئی تھی جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 124)۔ اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہوجائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔‘‘ (لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 280)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور
یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے، پس اللہ تعالیٰ سے محبت اور
رسولؐ سے محبت کا تقاضا ہے کہ قربانی میں ہمارے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 / جنوری 2007ء)

طالب دعا: افرادِ خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو
اپنے فضلوں کو حاصل کرنے والا بتایا ہے...... ہمیشہ ہر احمدی کو
مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 / جنوری 2007ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

آپؑ فرماتے ہیں ’’اب دیکھو کہ صحابہؓ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہوگیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی۔ اور یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایماء ہے۔ اور یہ چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کیلئے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسمِ احمدؐ کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں۔‘‘ آپؑ اپنے بارے میں فرماتے ہیں ’’اسمِ احمدؐ کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں۔ جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی جس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دوکاندار، خودغرض کہا گیا۔ افسوس ان پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا۔ وقت پایا اور نہ پہچانا۔ وہ مر گئے جو منبروں پر چڑھ چڑھ کر رویا کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں یہ ہوگا اور وہ رہ گئے جو کہ اب منبروں پر چڑھ کر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے وہ کاذب ہے۔ ان کو کیا ہوگیا۔ یہ کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے بدر ہی میں مدد کی تھی اور وہ مدد اَذِلَّۃ کی مدد تھی جس وقت تین سو تیرہ آدمی صرف میدان میں آئے تھے اور کل دو تین لکڑی کی تلواریں تھیں اور ان تین سو تیرہ میں زیادہ تر چھوٹے بچے تھے۔ اس سے زیادہ کمزوری کی حالت کیا ہوگی اور دوسری طرف ایک بڑی بھاری جمعیت تھی اور وہ سب کے سب چیدہ چیدہ جنگ آزمودہ اور بڑے بڑے جوان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ظاہری سامان کچھ نہ تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ یعنی اے اللہ! اگر آج تُو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔ سنو! میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اَذِلَّۃ کا لفظ موجود ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 190-191، ایڈیشن 1984ء)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’چودہ کے عدد کو بڑی مناسبت ہے چودھویں صدی کا چاند مکمل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ (آل عمران: 124) میں اشارہ کیا ہے۔ یعنی ایک بدر تو وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفوں پر فتح پائی اس وقت بھی آپؐ کی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 12، ایڈیشن 1984ء) یعنی آپؑ کا زمانہ۔

جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو کے الہام کے بارے میں حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ اپنی 17 رفروری 1904ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ ’’آج رات حضرتؑ نے خواب بیان فرمایا کسی نے کہا کہ جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔‘‘

(تذکرہ، صفحہ 668، ایڈیشن چہارم 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہم میں خاص طور پر بدر کی اہمیت کا ادراک پیدا فرمائے اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی آمد کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمان امت بھی اس واقعہ بدر کی حقیقت کو سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہوئے مسیح موعود کو پہچانے تا کہ یہ مسلمان دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کے قابل بن سکیں۔

اب میں جلسہ سالانہ کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ یو.کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً تین چار سال بعد جلسے میں شمولیت کیلئے باہر سے بھی بڑی تعداد میں مہمان آئیں گے بلکہ مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سفر کرنے والوں کے سفر میں آسانیاں پیدا فرمائے اور حفاظت سے سب یہاں پہنچیں اور جلسہ کے مقصد سے حقیقی فیض اٹھانے والے ہوں۔ اسی طرح یوکے میں رہنے والے احمدی بھی حقیقی جذبے اور روح کے ساتھ جلسے میں شامل ہوں اور صرف یہ بات مدنظر ہو کہ ہم نے جلسے کے دنوں میں روحانی مائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اسی طرح تمام کارکنان جو جلسہ کی مختلف ڈیوٹیوں پر متعین کیے گئے ہیں وہ کوشش کریں کہ ہر شامل جلسہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں۔

اس مرتبہ یہی توقع کی جا رہی ہے کہ شاملین جلسہ کی تعداد میں زیادہ اضافہ ہوگا اور اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ انتظامی لحاظ سے بعض کمیاں بھی بعض جگہ رہ جائیں۔ ویسے تو مجھے امید ہے کہ ماشاء اللہ یوکے جماعت کی جلسہ کی انتظامیہ اب اتنی تجربہ کار ہو چکی ہے کہ اکثر مسائل انہوں نے حل کر لیے ہوں گے اور اگر کمیاں ہوں گی تو بہت معمولی باتیں ہی ہوں گی اور اگر مسئلہ پیدا بھی ہوگا تو اس کو احسن رنگ میں یہ لوگ حل کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسے مسائل اٹھیں ہی نہ جو مہمانوں کیلئے کسی بھی قسم کی تکلیف کا باعث بنیں۔ اسلام تو مہمانوں کی عزت و اکرام کی بہت تلقین کرتا ہے اور پھر وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر خالص دینی غرض سے آرہے ہوں ان کی تو سب ڈیوٹی والوں اور سب میزبانوں کو خاص طور پر عزت اور خدمت کرنی چاہیے اور خالص قربانی کے جذبے سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے یہ خدمت کرنی چاہیے۔ مہمانوں کی مہمان داری کے بارے میں اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مہمانوں کی خدمت کے بارے میں کیا توقع رکھتے ہیں اس بارے میں آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(صحیح البخاری، کتاب البخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف……حدیث 6135)

جلسے کے دنوں میں تو مختلف قوموں اور مختلف طبائع کے لوگ آتے ہیں اور بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے کہ کس طرح ان کی طبیعتوں کے مطابق ان کا خیال رکھا جائے۔ بعض دفعہ مہمان اپنے مزاج کی وجہ سے ایسی باتیں کر دیتا ہے یا اس طرح اظہار کر دیتا ہے جو ڈیوٹی دینے والے کیلئے یا خدمت کرنے والے کیلئے ناگوار ہوتا ہے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا یہی حکم ہے کہ تم نے ہر صورت میں مہمان کا احترام کرنا ہے کیونکہ اس سے بھی تمہارے ایمان کا معیار پرکھا جاتا ہے۔ پس اس بات کا بہت خیال رکھیں اور ڈیوٹی دینے والے کو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہیے اور مسکراتے رہنا چاہیے۔

خدمت کرنے والوں نے خود اپنی مرضی سے اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے تو پھر اس معیار کو بھی حاصل کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں۔ اچھے اخلاق کے اظہار کیلئے کن معیاروں کو حاصل کرنے کی اسلام ہمیں تلقین فرماتا ہے؟ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے۔ تیرا اچھی بات کرنے کی تلقین کرنا اور بری بات سے روکنا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا اور نابینا کو راستہ دکھانا بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور پتھر، کانٹا، ہڈی کو راستے سے ہٹانا بھی تیرے لیے صدقہ ہے یعنی ہر گند کو ہٹانا۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی صنائع المعروف، حدیث 1956)

پس یہ ہیں وہ معیار جو ہر احمدی کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ میں اس وقت کارکنوں کو بھی توجہ دلا رہا ہوں اس لیے ان سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ ہمیشہ مسکراتے رہنا ایک بہت بڑا وصف ہے۔

ڈیوٹیوں کے دوران بعض دفعہ سونے کا کم وقت ملتا ہے، تھکاوٹ بھی ہو جاتی ہے لیکن حکم یہ ہے کہ ایسے حالات میں بھی تم مسکراتے رہو اور دلی خوشی کے ساتھ خدمت کرو۔

پھر تربیت کے شعبے کیلئے خصوصاً اور عام ڈیوٹی والوں کو عموماً یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کسی میں کوئی غلط بات دیکھیں جو ہمارے ماحول کے تقدّس اور تعلیم کے خلاف ہے تو نرمی اور پیار سے سمجھائیں۔

پھر آگے بات جو کی راستوں کی صفائی کی ہے نہ راستے دکھانے کی ہے۔ گو ہمارے نظام میں راستوں کی راہنمائی کیلئے بھی ٹیمیں مقرر ہوتی ہیں۔ اسی طرح مختلف جگہوں پر بورڈز بھی آویزاں کیے جاتے ہیں جن پہ ہدایات بھی لکھی ہوتی ہیں اور جگہوں کے نشانات بھی دیے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اگر کسی بھی ڈیوٹی والے سے کوئی راستہ پوچھے تو اس کی راہنمائی کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ جن کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے وہی بتائیں۔ ہر شخص اگر کوئی راستہ جانتا ہو تو دکھانا چاہیے۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ یہی ہے۔ اگر خود نہیں پتا تو متعلقہ شعبے تک پہنچا دیں۔ اور معذور اور نابینا کی مدد کرنا تو ویسے ہی ضروری ہے یہ تو ہر ایک جانتا ہے اور یہاں اس طرف توجہ بھی دی جاتی ہے اس لیے اس بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

پھر راستوں اور مختلف جگہوں پر اگر کوئی مہمان یا کوئی بھی شخص کوئی لفافے یا ڈسپوزیبل گلاس وغیرہ یا اس قسم کی چیزیں یا گند وغیرہ پھینک جاتے ہیں تو گو صفائی کا شعبہ اس طرف توجہ کرتا ہے اور صفائی کرتا رہتا ہے لیکن اگر کوئی بھی کارکن ایسا کوئی گند دیکھے تو خود ہی اٹھا کر قریب کے ڈسٹ بن میں ڈال دے اور انتظامیہ کو بھی مختلف جگہوں پر قریب قریب ہی ڈسٹ بن رکھنے چاہئیں لیکن ساتھ ہی انتظامیہ کو یہ نگرانی بھی کرنی چاہیے کہ حالات ایسے ہیں کہ کوئی غلط چیز اس میں نہ پھینک دے۔

اسی طرح کھانے کھلانے والے جو لوگ ہیں ان کو بھی مہمانوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کبھی کھانے میں کمی ہو جائے تو پیار سے مہمانوں کو سمجھائیں کہ اس کمی کی وجہ سے بانٹ کر کھانا کھائیں تا کہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ مل جائے۔ عموماً تو اس کا امکان کم ہوتا ہے لیکن کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے تو بڑے پیار اور حکمت سے کھانا کھلانے والوں کو اس معاملے کو دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح ٹریفک کا شعبہ ہے یہاں بھی بعض دفعہ بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خاص طور پر جب موسم خراب ہو تو یہاں اس بارے میں بھی جہاں میں لوگوں کو آنے والے مہمانوں کو بھی کہوں گا کہ ان ٹریفک والوں سے تعاون کریں وہاں اس شعبے کے کارکن بھی ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔

اور اسی طرح جلسے کے دوسرے مختلف شعبہ جات ہیں۔ ہر ایک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کرتے رہنا چاہیے کہ ہمیشہ مسکراتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام کارکنان احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے ہوں اور جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو خاص طور پر ہر احمدی کو اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بھی دے۔

……☆……☆……☆……

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ✡ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا

اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ✡ یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ✡ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ ✡ خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگی قیدیوں کا مسئلہ

اب ہم جنگی قیدیوں کے سوال کو لیتے ہیں اور درحقیقت اگر اسلام میں غلام بنانے کے جواز کی کوئی صورت سمجھی جاسکتی ہے تو وہ صرف اسی سوال کے ماتحت آتی ہے،لیکن جیسا کہ ابھی ظاہر ہو جائے گا غلامی کی یہ قسم دراصل حقیقی غلامی نہیں ہے بلکہ ایک محض جزوی مشابہت کی وجہ سے اسے یہ نام دے دیا گیا ہےاور پھراس غیر حقیقی غلامی کو بھی اسلام نے ایسی شرائط کے ساتھ مشروط کردیا ہے کہ وہ ایک عالمگیر چیز نہیں رہتی بلکہ بعض خاص قسم کے حالات میں محدود ہو جاتی ہےاس بحث میں سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ جیسا کہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے غلامی کی ابتداء دنیا میں جنگی قیدیوں سے ہوئی تھی اور بعد میں آہستہ آہستہ دوسرے ظالمانہ طریق ایجاد ہوتے گئےجس کی وجہ سے بالآخر غلامی جو دراصل ابتدائی زمانہ کے حالات کا ایک لازمی نتیجہ تھی ایک بھیانک صورت اختیار کرگئی اور بجائے ظلم کو روکنے کا باعث بننے کے جو اسکی اصل غرض تھی وہ خود ظلم وستم کا ایک خطرناک آلہ بن گئی۔ابتداءً یہ طریق تھا گو بعد میں اسکے ساتھ اَور اَور ظالمانہ طریق شامل ہو گئے (جنہیں نہ صرف اسلام نے مٹادیا بلکہ اس ابتدائی طریق کو بھی مزید پاک وصاف کر کے اسے ایک نہایت پاکیزہ صورت دے دی) کہ جب ایک قوم دوسری قوم پر حملہ آور ہوکر اسے صفحۂ دنیا سے مٹا دینے یا اس کی آزادی کو چھین کر اسے بلا وجہ اپنے ماتحت کر لینے کے درپے ہوتی تھی تو مؤخر الذکر قوم غلبہ حاصل کرنے پر حملہ آور قوم کے آدمیوں کو قید کر کے اپنے پاس روک لیتی تھی کیونکہ اگر ظالم لوگوں کو اس طرح روک لینے کا طریق اختیار نہ کیا جاتا تو بین الاقوام جنگوں کا کبھی بھی خاتمہ نہ ہوسکتا اور ظالم لوگ اپنی درازدستیوں اور امن شکن کارروائیوں سے باز نہ آتے اور ظلم وستم کا میدان وسیع ہوتا چلا جاتا۔چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ اس قسم کی غلامی کا طریق ابتدائی زمانہ میں تمام اقوام عالم میں کم وبیش پایا جاتا تھا۔حتّٰی کہ بنواسرائیل میں بھی جونبیوں کی اولاد تھے اور کثیر التعداد نبیوں کے تربیت یافتہ تھے یہ طریق کثرت کے ساتھ رائج تھا بلکہ اسرائیلی شریعت نے خود اس کا حکم دیا تھا اور اگر غور کیا جاوے تو اس ابتدائی زمانہ میں مذہبی جماعتوں کیلئے اس کی ضرورت دوسری قوموں کی نسبت بھی زیادہ تھی۔کیونکہ جیسا کہ قاعدہ ہے مذہبی سلسلوں کی سخت مخالفت ہوتی تھی اور دوسری قومیں انہیں تلوار کے زور سے مٹانے کیلئے کھڑی ہوجاتی تھیں۔پس انہیں بھی دفاع اور خود حفاظتی میں غلامی وغیرہ کے طریق اختیار کرنے پڑتے تھے۔اسی طرح مسیحی قوم میں بھی جو دراصل بنواسرائیل ہی کی ایک شاخ تھے غلامی کا سلسلہ جاری رہا بلکہ اب تک بھی حبشہ کے عیسائی ملک میں جو اس وقت تک ابتدائی مسیحی روایات پر بڑی سختی کے ساتھ قائم ہے غلامی کا رواج پایا جاتا ہے بلکہ شاید اس ملک کی غلامی دوسرے ممالک کی غلامی سے بھی سخت تر ہے۔اسی طرح ہندوستان کی قدیم آریہ قوم میں بھی غلامی کا رواج تھا۔ چنانچہ یہ شودر وغیرہ جو آج تک ہندوستان میں پائے جاتے ہیں یہ اسی سلسلۂ غلامی کا ایک ناگوار بقیہ ہیں۔الغرض ابتدائی زمانوں میں غلامی کا رواج کم وبیش سب ممالک اور سب اقوام میں پایا جاتا تھا اور یہ ان زمانوں کے حالات کا لازمی نتیجہ تھا اور اس کی غرض ظلم وستم کا سدباب تھی اور پھر یہ کہ اسکی سب سے زیادہ ضرورت بلکہ حقیقی ضرورت صرف مذہبی جماعتوں کو تھی جو سب سے زیادہ مظالم کا تختۂ مشق بنتی تھیں اور لوگ ان کے مذہب کو تباہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور اس رنگ کی غلامی جسے اسلام نے اور بھی پاک وصاف کردیا حتّٰی کہ وہ حقیقتاً ایک محض قید کی صورت اختیار کرگئی کوئی ناانصافی نہیں تھی۔کیونکہ جو قوم دوسروں کے مذہب کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہتی ہے اور ظالم وسفاک ہے اور امن شکنی کا طریق اختیار کر کے ملک میں فتنہ وفساد اور قتل وغارت کا بیج بوتی ہے،وہ ہرگز آزادی کی حق دار نہیں سمجھی جاسکتی جیسے کہ ایک چور یا ٹھگ یا ڈاکو جیل خانہ سے باہر رہنے کا حق دار نہیں سمجھا جاتا اور یہ مظالم سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو پیش آئے۔ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ کفار نے مسلمانوں کو اسلام کی وجہ سے نہایت دردناک عذاب دیئے۔ان کے دین ومذہب کو بزور مٹانے کیلئے مسلمانوں کے خلاف تلوار نکالی۔ اوران کے محبوب آقا کے مقدس خون سے اپنے ناپاک ہاتھوں کو رنگنا چاہا۔اور کمزور مگر بے گناہ اور آزاد مسلمانوں کو غلاموں کی طرح اپنے پاس قید رکھا۔اور بے گناہ مسلمانوں کو ذلیل ترین دھوکے کے ساتھ قید کر کے اپنا غلام بنایا اور پھر ان میں سے بعض کو نہایت ظالمانہ طریق پر تہ تیغ کیا۔اوران کی عورتوں کو اپنی لونڈیاں بنانے کیلئے سازشیں کیں اور لڑائیاں لڑیں اوران کے معزز شہیدوں کا مثلہ کیا اوران کے ناک کان کاٹ کر اپنے گلوں میں ہار پہنے اوران کی معزز مستورات پر وحشیانہ حملے کر کے ان کے حمل گرائے اوران کی عصمت شعار بیبیوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں ہلاک کیا۔ان حالات میں اگر ان ظالموں کو ان کی آزادی سے محروم کر کے مستقل طور پر غلام بنالیا جاتا تو یہ ہرگز ناانصافی نہیں تھی۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراسر احسان تھا کہ آپؐ نے ایسے لوگوں میں سے بھی اکثر کو معاف فرما دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں پکڑے جا کر قیدی بنے ان کی آزادی میں بھی سوائے وقتی حد بندی کے کوئی روک نہیں ڈالی اور اس وقتی حد بندی کے زمانہ میں بھی آپؐ نے قیدیوں کے آرام وآسائش کے متعلق ایسے تاکیدی احکام صادر فرمائے کہ ان سے متأثر ہو کر صحابہ نے اپنی قمیصیں اتار اتار کر قیدیوں کو ہاں اپنے خون کے پیاسے قیدیوں کو دے دیں۔خود خشک کھجوروں پر گزارہ کیا اور انہیں پکا ہوا کھانا دیا۔آپ پیدل چلے اور انہیں سوار کیا۔کیا دنیا کی کسی قوم میں کسی زمانہ میں اس کی مثال ملتی ہے؟

جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی تعلیم کا خلاصہ تین قرآنی آیتوں میں آجاتا ہے جن میں سے دو تو خاص جنگی قیدیوں کے متعلق ہیں اور ایک اصولی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

یعنی نبی کی شان سے یہ بہت بعید ہے کہ اس کیلئے جنگی قیدی پکڑے جائیں حتّٰی کہ دشمن کے ساتھ کسی میدان میں اچھی طرح عملی جنگ نہ ہولے۔اے مسلمانو!تم قریب کے فوائد پر نگاہ رکھتے ہو (کہ قیدی پکڑنے میں جلدی کی جاوے تاکہ تم ان کے فدیہ کی رقم سے دشمن کے مقابلہ کی تیاری کرسکو) مگر اللہ تعالیٰ انجام کار کو دیکھتا ہے (اور چونکہ انجام کے لحاظ سے یہ طریق پسندیدہ نہیں اور اخلاقی طور پر اس کا اثر خراب ہے اس لئے وہ تمہیں اس طریق سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے) اور اگر تمہیں دشمن کی تعداد وطاقت کا خوف ہو تو جانو کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں پر غالب ہے اور وہ حکیم یعنی تمہاری حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔‘‘

اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی کمزوری اور دشمن کی طاقت کے خیال سے یا فدیہ کے ذریعہ اپنی مالی حالت کو مضبوط بنانے کی غرض سے دشمن کے قیدی پکڑنے کے معاملہ میں جلدی اور بے احتیاطی سے کام نہیں لینا چاہئے کہ جہاں بھی دشمن کو کمزور پایا قیدی پکڑنے شروع کردیئے یا میدان جنگ میں عملی مقابلہ ہونے سے پہلے ہی قیدی پکڑ لئے بلکہ مسلمانوں کو صرف اس صورت میں قیدی پکڑنے کی اجازت ہے کہ میدان جنگ میں عملاً دشمن کا مقابلہ ہو اور لڑائی کے بعد قیدی پکڑے جائیں۔ اس اسلامی تعلیم میں جو بین الاقوامی ضابطۂ جنگ کی اعلیٰ ترین بنیاد پر قائم ہے جنگی قیدیوں کی تعداد اور وسعت کو امکانی طور پر تنگ سے تنگ دائرہ میں محدود کردیا گیا ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کا منشاء یہ تھا کہ سوائے ان صورتوں کے جو لابدی اور اٹل ہوں حتّی الوسع جنگی قیدی نہیں پکڑنے چاہئیں۔

پھر فرماتا ہے:

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۖ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

یعنی’’ اے مسلمانو!جب کفار کے ساتھ تمہاری جنگ ہو تو خوب جم کر لڑو اور ظالموں کو قتل کرو اور جب اچھی طرح جنگ ہولے تو اس کے بعد دشمن کے آدمیوں میں سے قیدی پکڑو۔پھر اگر اصلاح کی امید ہو اور حالات مناسب ہوں تو ان قیدیوں کو بعد میں یونہی احسان کے طور پر چھوڑ دو یا مناسب فدیہ لے کر انہیں رہا کردو اور یا اگر ضروری ہو تو انہیں قید میں ہی رکھو حتّٰی کہ جنگ ختم ہوجاوے اور اسکے بوجھ تمہارے سروں سے اتر جاویں۔‘‘

یہ آیت جنگی قیدیوں کے متعلق اسلامی شریعت میں بطور بنیادی پتھر کے ہے جس میں وہ مختلف صورتیں بتادی گئی ہیں جو قیدیوں کے معاملہ میں مختلف حالات کے ماتحت اختیار کی جاسکتی ہیں۔اور وہ تین ہیں:

اوّل: بطور احسان چھوڑ دینا۔دوم: فدیہ لے کر چھوڑ دینا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل سے پتہ لگتا ہے کہ فدیہ کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں (ا) نقد فدیہ خواہ وہ یکمشت اور فوری ادائیگی کی صورت میں ہو یا مکاتبت کے اصول پر جس کی مفصل بحث اوپر گزر چکی ہے (ب) مسلمان قیدیوں کے ساتھ تبادلہ (ج) کوئی مناسب خدمت لے لینا مثلاً اگر قیدیوں کو کوئی فن آتا ہو تو ان کے ساتھ یہ شرط کر لینا کہ اگر وہ بعض مسلمانوں کو یہ فن سکھا دیں تو رہا کردیئے جائیں گے۔

سوم: قید کی حالت کو ہی جنگ کے اختتام تک لمبا کردینا اور جنگ کے اختتام سے اسکا کامل اختتام مراد ہے جبکہ وہ صرف جنگی کارروائیوں کا سلسلہ عملاً ختم ہوجاوے بلکہ وہ بوجھ بھی جو اس کی وجہ سے ملک اور قوم پر پڑے ہوں اور جن کی ذمہ داری دشمن قوم پر سمجھی جاوے دور ہوجائیں۔جیسا کہ قرآنی الفاظ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا میں اشارہ پایا جاتا ہے اور یہ آخری صورت اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ اگر حالات ایسے ہوں کہ نہ تو کفار کے قیدیوں کو احسان کے طور پر چھوڑنا قرین مصلحت ہو اور نہ ہی وہ یا ان کے رشتہ دار اپنی ضد یا عداوت کی وجہ سے فدیہ ادا کرنے پر آمادہ ہوں تو پھر انہیں جنگ کے حقیقی اختتام تک قید رکھا جاسکے تاکہ ان کے رہا ہونے سے مسلمانوں کی مشکلات اور خطرات میں اضافہ نہ ہو اور یہی وہ صورت ہے جسے اسلام میں غلامی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔مگر غور کیا جاوے تو دراصل یہ غلامی نہیں بلکہ محض ایک قید ہے اور پھر اس قید یا غیر حقیقی غلامی کو بھی اسلام نے ایک اصولی قاعدہ کے ساتھ مشروط ومحدود کردیا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

یعنی’’ اے مسلمانو!اگر تم کفار کے مقابلہ میں انتقام اور سزا کے طریق پر کوئی سختی کرنا مناسب خیال کرو تو ضروری ہے کہ تمہاری سختی اس سختی سے تجاوز نہ کرے جو کفار تمہارے خلاف کرتے ہوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ تم کوئی ایسی سختی نہ کرو جس میں کفار نے سبقت اور پہل نہ کی ہو اور اگر تمہارے لئے صبر کرنا ممکن ہو تو پھر صبر ہی سے کام لو کیونکہ صبر کرنا بہتر ہے۔‘‘

اس اصولی آیت کے ماتحت جنگی قیدیوں کے متعلق وہ صورت جو قید کی حالت کے لمبا کئے جانے سے تعلق رکھتی ہے مختلف رنگ اختیار کرسکتی ہے۔مثلاً اگر کفار مسلمان قیدیوں سے خدمت لیتے ہوں تو مسلمان بھی کفار کے قیدیوں سے مناسب خدمت لے سکتے ہیں۔مگر یہ خدمت بہرحال ان شرائط کے ماتحت ہوگی جو غلاموں وغیرہ سے خدمت لینے کے متعلق اسلام نے مقرر فرمائی ہیں۔مثلاً یہ کہ ان کو ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ دیا جاوے اور ایسا کام نہ دیا جاوے جسے آقا خود کرنے کیلئے تیار نہ ہو۔اسی طرح اگر کفار مسلمان قیدیوں کو بجائے قومی اور ملکی قیدخانوں میں رکھنے کے اپنے افراد میں تقسیم کردیتے ہوں تو مسلمان بھی کفار کے قیدیوں کو مسلمان افراد کی سپردگی میں دے سکتے ہیں۔وغیر ذالک۔مگر بہرحال یہ ضروری ہے کہ اس قسم کی تفصیلات میں جو صورت بھی اختیار کی جاوے وہ کسی مخصوص اسلامی حکم کے خلاف نہ ہو۔مثلاً یہ کہ یہ ضروری ہے کہ قید کا سلسلہ جنگ کے اختتام پر لازماً ختم کردیا جاوے یا یہ کہ قیدی محض دشمن کی فوج کا سپاہی ہونے کی وجہ سے قتل نہ کیا جاوے یا یہ کہ قیدیوں سے خدمت ان کی طاقت اور حیثیت کے مطابق لی جاوے یا یہ کہ قیدیوں کے آرام وآسائش کا خاص خیال رکھا جائے۔وغیر ذالک

یہ وہ تعلیم ہے جو جنگی قیدیوں کے متعلق اسلام دیتا ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین،صفحہ 409 تا 413،مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1107) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا۔ غالباً 1888ء کے آخر یا 1889ء کے شروع میں خاکسار ریاست پٹیالہ کی طرف سے ریلوے میل سروس میں ریکارڈ کلرک ملازم ہو کر راجپورہ میں مقیم تھا کہ ایک روز شام کی گاڑی سے حاجی عبدالرحیم صاحب انبالوی پنجاب کی طرف لے جانے والی گاڑی میں سوار ہوئے۔ خاکسار پلیٹ فارم پر پھرتا ہوا ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کل لدھیانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ تُو بھی چل، قریب ہیں، زیارت کا موقعہ ہے۔ میں نے بلا اجازت ہیڈ کوارٹر چھوڑنے کی معذوری ظاہر کی اور وعدہ کیا کہ اگر اجازت مل گئی تو حاضر ہو جاؤں گا۔ اتفاق سے اُسی روز اجازت مل گئی اور خاکسار اگلے دن صبح ہی لدھیانہ پہنچ گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب قبلہ میر ناصر نواب صاحب مرحوم انبالہ سے لدھیانہ تبدیل ہو چکے تھے۔ بمشکل پتہ لے کر قریب نماز عصر یا بعد نماز عصر جائے قیام حضرت صاحب پر پہنچا۔ جمعہ کا دن تھا۔ نماز جمعہ خاکسار نے جامع مسجد میں پڑھی۔ وہیں سے حضور کے جائے قیام کا پتہ بھی چلا تھا۔ مکان مذکور کا بیرونی دروازہ شرقی رویہ تھا۔ اندر صحن میں چبوترہ بنا ہوا تھا۔ اسی پر حضرت صاحب مع چند رفقاء کے تشریف فرما تھے اور تقریر فرما رہے تھے۔ جو حصہ میں نے تقریر کا سنا اس سے معلوم ہوا کہ موضوع تقریر یہ ہے کہ مسلمان حضور کے اعلان بیعت کے خلاف کیا کیا عذرات کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ علماء کا گروہ اول تو یہ کہتا ہے کہ یہ کوئی جید عالم نہیں۔ نیز فرقہ اہل حدیث والے یہ کہتے ہیں کہ یہ آمین اور رفع یدین جیسی سنت کا تارک ہے اور حنفی کہتے ہیں یہ فاتحہ خلف الامام کا عامل ہے۔ اس لئے مجدد کیسے ہو سکتا ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کے 14 خاندان اور 32 خانوادہ جو وہ بناتے ہیں، اُن میں سے یہ کسی میں داخل نہیں۔ پھر ہم اس کی بیعت کیسے کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی ان سے پوچھے کہ تم نے جو 14 اور 32 کی تعداد مقرر کی ہے، کوئی وقت ایسا بھی تھا کہ وہ ایک نمبر سے شروع ہوئے تھے۔ خدا نے اب سب کو مٹا کر اب پھر از سرِ نو نمبر 1 سے شروع کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا کہ ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ باوجود ہمارے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیعت سے رکا ہوا ہے۔ جس طرح چور کسی مکان میں نقب لگانے کیلئے مکان کے کسی کمزور حصہ کو منتخب کرتا ہے۔ اسی طرح شیطان نے بھی جب دیکھا کہ ایسے لوگ کسر نفسی کے تحت ہی شکار ہو سکتے ہیں ان کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کیا کہ یہ بات تو بے شک درست ہے مگر شرائط بیعت ایسی نازک اور مشکل ہیں کہ دنیادارانہ زندگی میں اُن کی پابندی ناممکن ہے۔ جب کلام اس مرحلہ پر پہنچا تو حاجی عبدالرحیم صاحب نے جو اس مجمع میں مجھ سے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور جو اس سے قبل ہر ملاقات میں مجھے بیعت کیلئے کہتے تھے اور میں ایسا ہی عذر کر کے ٹلا دیتا تھا انہوں نے حضرت صاحب سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت صاحب کے سامنے کر دیا اور کہا حضور جس گروہ کا حضور نے آخر نمبر پر ذکر فرمایا ہے اُن میں سے ایک یہ شخص بھی ہے۔ حضور نے خاکسار کی طرف نظر کر کے فرمایا کہ ہمارے بہت دیرینہ ملنے والے ہیں ان کو تو ایسا خیال نہیں ہونا چاہئے۔ پھر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کو اس میں کیا مشکل نظر آتی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ حضور ایک ہی شرط جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہے کیا کم ہے اور دوسری شرائط بھی ایسی ہی ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا! کہ اچھا اگر یہ شرائط سخت اور ناقابل عمل ہیں تو کیا آپ کا یہ منشا ہے کہ یہ شرط ہوتی کہ بیعت کر کے جو منہیات چاہو کرو کوئی روک ٹوک نہیں۔ تو کیا آپ لوگ نہ کہتے کہ یہ ایک جرائم پیشہ کا گروہ ہے اس میں کسی شریف آدمی کا شمول کیسے ہو سکتا ہے۔ فرمایا! اس بارہ میں لوگوں کو دھوکا لگا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بیعت وہی کرے جو پہلے سے ولی اللہ ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ایسے بننے کا ارادہ اور دلی خواہش ضرور ہونی چاہئے۔ جس کا ارادہ ہی طلب حق نہ ہو اس کو ہم کھلے الفاظ میں کہتے ہیں کہ وہ ہرگز ہماری بیعت میں شامل نہ ہو۔ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ اس شہر میں کالج ہوگا۔ اگر کوئی طالب علم پرنسپل سے جا کر کہے کہ مجھ کو کالج میں تو داخل کر لو مگر میں نے پڑھنا وغیرہ نہیں تو پرنسپل اُس کو یہی جواب دے گا کہ مہربانی رکھو تم ہمارے دوسرے طلباء کو بھی کھلنڈرا بنا کر خراب کر دو گے۔ بات یہ ہے کہ ایک طالب نیک نیتی سے خدا کی رضا جوئی کیلئے بیعت کرتا ہے گویا وہ معاہدہ کرتا ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو کسی منکر یا برائی کا موقعہ پیش آ جائے تو اس کو اپنے عہد کا خیال آ کر اس سے روک کا موجب ہوگا۔ علاوہ ازیں خود بیعت لینے والے کی ہمدردانہ دعاؤں کی برکت بھی شامل حال ہوتی ہے اور اگر نیت نیک اور عزم راسخ ہو تو ہر شخص اپنے عزم و استقلال اور استعداد کے مطابق فیض یاب ہوتا ہے۔ خدا رحیم کسی کے نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہے تو مجھ کو بیعت کرنے میں کوئی عذر نہیں لیکن میں اس سے قبل طریقہ نقش بندیہ میں بیعت ہوں۔ حضور نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ بھی ایک وسوسہ ہے۔ کیا علم میں ایک سے زیادہ استاد نہیں ہوتے اور بیعت تو بعض اوقات ایک ایک امر کے متعلق بھی ہو سکتی ہے۔

(1111) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت اُم المومنین نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ایک سبک اور عمدہ دیسی جوتا بنوا کر لائیں۔ میں پیر کا ماپ بھی لایا۔ اور پھگواڑہ کے ایک معروف موچی سے جوتا بنوایا۔ بنوا کر لے گیا۔ حضرت ام المومنین کے پیر میں وہ ڈھیلا آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر سے خود پہن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اُن کے پیر میں تو ڈھیلا ہے مگر ہم پہنا کریں گے میں نے پھر دوبارہ اور جوتا بنوا کر بھیجا۔

(1112) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ پیر میں جو جوتا تھا اُس کو پیوند لگے ہوئے تھے اور بدزیب معلوم ہوتا تھا۔ میں آپ کی ہمراہی سے ہٹ کر ایک دوکان پر گیا اور آپ کے پیر کا بہت ٹھیک جوتا خرید کر لایا۔ آپ مجھے سیر سے واپسی پر ملے۔ میں جوتا لئے ساتھ چلا آیا اور مکان پر آ کر پیش کیا کہ حضور وہ جوتا تو بُرا لگتا ہے۔ آپ نے جزاکم اللہ فرما کر نیا جوتا رکھ لیا۔ اور پہن کر بھی دیکھا تو بہت ٹھیک تھا۔ اگلے دن جب حضور سیر کو تشریف لے گئے تو وہی پرانا جوتا پیوند کیا ہوا پہنے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نے تو پھر وہی جوتا پہن لیا۔ آپ نے فرمایا اس میں مجھے آرام معلوم ہوتا ہے اور اس کو پیر سے موافقت ہو گئی ہے۔

(1113) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بوٹ پہنے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ میرا بوٹ ذرا تنگ تھا۔ اس لئے میں تکلیف سے چلتا تھا کیونکہ حضور بہت تیز چلتے تھے۔ آپ نے مجھے دیکھ کر اپنے پرانے جوتے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ہم تو ایسا جوتا پہنتے ہیں یعنی آپ کیوں تکلیف اُٹھاتے ہیں۔

(1114) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں نے جب لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو میں نے اُس خلوت کو غنیمت جان کر حضور سے دو تین امور کے متعلق استفسار کیا۔ وہ سوالات اور جوابات جو حضور نے ازرہ شفقت فرمائے، یہ ہیں۔

سوال نمبر 1: خاکسار نقش بندیہ طریق میں بیعت ہونے سے قبل فرقہ اہل حدیث جس کو عام لوگ وہابی کے لفظ سے یاد کرتے ہیں، میں بھی شامل رہا ہے۔ اُس وقت سے نمازوں کو جمع کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا ارشاد ہے۔

جواب: حضور نے فرمایا کہ جمع صلاتین کے بارہ میں میرے نزدیک مخالف و موافق ہر دو فریق نے افراط و تفریط سے کام لیا ہے۔ ایک طرف اس پر عاملین کا تو یہ حال ہے کہ بلا عذر شرعی یا جائز ضرورت کے نمازیں جمع کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کے حقہ ذرا اچھا چل رہا ہے یا تاش وغیرہ کھیل رہے ہیں، اذان ہوئی تو ان کو چھوڑ کر کون جائے۔ جھٹ نماز جمع کرنے کی ٹھان لیتے ہیں، چاہے دوسری نماز بھی ادا ہو جائے یا دونوں ضائع ہو جائیں۔ فرمایا: یہ بہت بُری بات ہے۔ نماز جیسے ضروری فرض میں کوتاہی اور غفلت ایمان کی کمزوری پر دال ہے اور دوسری طرف حنفی صاحبان کا یہ حال ہے کہ کیسی ہی ضرورت اور عذر جائز ہو نماز قضاء تو کر دیں گے مگر اہل حدیث کی ضد اور مخالفت میں جمع نہ کریں گے۔ فرمایا کہ کوئی ان لوگوں سے پوچھے کہ حج کے موقعہ پر ایک نماز ہر حاجی کو ٹھیک ادائے رسوم حج کے وقت لازمی طور پر جمع کرنی پڑتی ہے۔ اگر یہ فعل ایسا ہی ممنوع ہوتا جیسا آپ لوگوں کے عمل سے ہویدا ہے تو ایسے مقدس مقام پر اس کی اجازت کیسے ہوتی۔ دراصل ضرورت اور عدم ضرورت کا سوال ہے اور یہی اس بارہ میں معیار ہے۔

سوال نمبر 2: خاکسار نے عرض کیا کہ میں نے بارہا صوفیاء کی مجلس حال وقال میں اور شیعہ وغیرہ کی مجالس محرم وغیرہ میں قصداً اس غرض سے شامل ہو کر دیکھا ہے کہ یہ اس قدر گریہ وبکا اور چیخ وپکار جو کرتے ہیں مجھ پر بھی کوئی حالت کم از کم رقت وغیرہ ہی طاری ہو مگر مجھے کبھی رقت نہیں ہوئی۔

جواب: حضور نے فرمایا کہ ان مجالس میں جو شور وشغب ہوتا ہے اس کا بہت حصہ تو محض دکھاوے یا بانی مجلس کے خوش کرنے کیلئے ہوتا ہے اور باقی رسم اور عادت کے طور پر بھی وہ ایسا کرتے ہیں کیونکہ اُن کا خیال ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر ایسا کرنا موجب ثواب ہے۔ لیکن مومن کیلئے رقیق القلب ہونا ضروری ہے۔ اس کیلئے نمازیں وقت پر اور خشوع خضوع سے ادا کرنا اور کثرت استغفار و درود شریف اور نمازوں میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت اھدنا الصراط المستقیم کا تکرار بطور علاج فرمایا۔

سوال نمبر 3: خاکسار نے بطور ورد ووظائف کچھ پڑھنے کے واسطے دریافت کیا۔

تو حضور نے فرمایا کہ آپ کی ملازمت بھی نازک اور ذمہ واری کی ہے۔ بس نمازوں کو سنوار کر وقت پر ادا کرنا اور اتباع سنت اور چلتے پھرتے درود شریف، استغفار پڑھئے اور وقت فرصت قرآن مجید کی سمجھ کر تلاوت کو کافی فرمایا۔ خاکسار کے مکرر اصرار پر نماز فرض کے بعد اُسی نشست میں گیارہ دفعہ لاحول ولاقوۃ پڑھنے کیلئے ارشاد فرمایا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR

طالب دعا

Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001

0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

ممبران مجلس عاملہ مثالی رنگ میں اپنا نمونہ پیش کریں

☆ پنجوقتہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں ☆ اسلام کو پھیلانے کے نئے اور مؤثر طریقوں کو بروئے کار لانا چاہئے ☆ خدمت کی غرض سے آپ کو عمر رسیدہ لوگوں کے گھروں میں جانا چاہئے، یہ لوگ محروم ہیں، اگر ان کو ملنے جائیں تو وہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اپنے عزیز و اقارب ان کو ملنے نہیں جاتے ☆ آپ کو کسی افریقن ملک میں ہینڈ پمپ لگانے کیلئے کم ازکم ہر سال کچھ رقم اکٹھی کرنی چاہئے ☆ اطفال کی 15 سال تک اچھی تربیت کریں پھر یہ ہمیشہ تنظیم سے اٹیچ رہیں گے ☆ جو خدام جمعہ میں نہیں آتے انہیں گاہے بگاہے توجہ دلاتے رہیں، اگر مسجد دُور ہے تو چار یا پانچ خدام باہم مل کر باجماعت نماز جمعہ ادا کرسکتے ہیں ☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور نے اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے اس آن لائن ملاقات کیلئے احمدیہ مشن ہاؤس Helsinki فن لینڈ سے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ اس ملاقات کا آغاز کرنے کے بعد حضور انور نے ہر ممبر مجلس عاملہ سے گفتگو فرمائی اور انہیں ان کے شعبہ کے حوالہ سے ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلائی جس کے ساتھ ساتھ ہر ممبر مجلس عاملہ کو انفرادی طور پر اپنے شعبہ کی مساعی کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کرنے کا موقع ملا اور حضور انور سے راہنمائی طلب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دوران ملاقات حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ممبران مجلس عاملہ مثالی رنگ میں اپنا نمونہ پیش کریں۔ حضور انور نے ممبران عاملہ پر خصوصی زور دیا کہ وہ پنجوقتہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں۔ پھر اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے نئے طریقے ڈھونڈنے کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ اس خیال پر مصر نہ ہوں کہ آپ نے وہی پرانے اسلام کو پھیلانے کے طریقے ہی استعمال کرنے ہیں اور بس یہی وہ راستے ہیں بلکہ آپ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کون سے مؤثر طریق اور راستے ہیں جن کے ذریعہ یہ لوگ اسلام کے پیغام کو قبول کرسکتے ہیں اور پھر آپ کو ان نئے اور مؤثر طریقوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔

ایک غانین خادم جو مہتمم خدمت خلق ہیں انہیں اپنے شعبہ کی درست اصطلاح کا علم نہیں تھا جس پر حضور انور نے ازراہ شفقت متعدد باران کیلئے مہتمم خدمت خلق کی اصطلاح دہرائی تاکہ انہیں ذہن نشین ہو جائے اور فرمایا کہ اب آپ کو اس اصطلاح کا علم ہونا چاہئے اور آپ کو یہ اصطلاح بولنی آنی چاہئے۔

حضور انور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ آپ کا خدمت خلق کا کیا منصوبہ ہے؟

اس خادم نے عرض کی کہ ہمارے یہاں کئی منصوبے ہیں۔ یہاں خدمت خلق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہمارا کام تو معمولی ہی ہے تاہم اس کا اچھا اثر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو عمر رسیدہ لوگوں کے گھروں میں جانا چاہئے۔ ان ملکوں میں یہ لوگ محروم ہیں اور اگر آپ ان کو ملنے جائیں تو وہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اپنے عزیز و اقارب ان کو ملنے نہیں جاتے۔ اسی طرح آپ کو کسی افریقن ملک میں ہینڈ پمپ لگانے کیلئے کم ازکم ہر سال کچھ رقم اکٹھی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس سے زیادہ خرچ نہیں کرسکتے تو سال میں کم ازکم ایک ہینڈ پمپ فن لینڈ جماعت کی طرف سے لگنا چاہئے۔ آپ اس کیلئے منصوبہ بنائیں۔

مہتمم صاحب اطفال کو ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اچھا یہ خیال رکھیں کہ پندرہ سال تک اتنی ٹریننگ ہو جائے اطفال کی کہ جب وہ خدام میں جائیں تب بھی اٹیچ رہیں جماعت سے اور مجلس سے۔ اطفال الاحمدیہ کی حد تک تو بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو وہ آزادی ملتی ہے تو پھر بالکل ہی بگڑ جاتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ پندرہ سال کے بعد سنبھالنا اور اگر پندرہ سال تک اچھی طرح سنبھالا جائے تو پھر ہمیشہ اٹیچ رہتے ہیں۔ اس طرف خاص توجہ کریں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جن خدام سے بار بار رابطہ قائم کرنے کے باوجود بھی رابطہ قائم نہیں ہو رہا اس حوالے سے ہم کیا کرسکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ چھوٹا سا ملک ہے۔ رابطہ قائم (کریں) کوئی آسٹریلیا تو نہیں ہے جو ایک کونے سے دوسرے کارنر تک رابطہ نہیں قائم ہو رہا۔ تو کوشش کریں رابطے قائم ہونے چاہئیں اسکا مطلب ہے آپ میں سستی ہے۔ جس سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا عاملہ کی سستی ہے۔ عہدیداروں کی سستی ہے جو رابطہ قائم نہیں کرتے۔ سمجھ آئی۔ کوئی نظام ایسا بنائیں کہ ہر ایک تک پہنچیں۔ میں نے مربی صاحب کو کہا تھا کہ اٹھ کے السلام علیکم وعلیکم السلام کہہ کے حال پوچھ لیا کریں اگر اور کچھ بھی نہ کہیں ناں تو اسی سے رابطے ہو جاتے ہیں۔ آپ رابطہ کرتے ہیں اس وقت جب آپ نے چندہ لینا ہوتا ہے، جب آپ نے رپورٹ مانگنی ہوتی ہے جب آپ نے وقار عمل کرانا ہوتا ہے جب آپ نے کچھ اَور اپنا مقصد پورا کرنا ہوتا ہے تو اس وقت رابطہ کر لیتے ہیں۔ کبھی خیال نہیں آیا کہ چلو ویسے ہی اپنے بھائی کی طبیعت پوچھ لو کیا حال ہے اس کا۔ عید والے دن اس کو السلام علیکم وعلیکم السلام کر کے عید کا تحفہ بھیج دیں۔ خدام الاحمدیہ چاہے بھیج دیا کرے آپ لوگ غریب ہیں تو اپنے بجٹ میں سے نہیں بھیج سکتے؟ تو اسی سے ان کو احساس ہوگا کہ ہاں جماعت سے ہمارا رابطہ ہے جماعت ہمارا خیال رکھتی ہے تو اس طرح رابطے بڑھائیں کہ جب کوئی کام نہیں تب بھی آپ ان سے السلام علیکم وعلیکم السلام ہوتا ہو۔ پھر ان میں بھی احساس پیدا ہوگا۔ کوئی انتہائی بے شرم ہوگا تو اس کو شرم نہیں آئے گی باقی کو شرم آ ہی جائے گی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے حوالہ سے خدام کو کس طرح مؤثر رنگ میں توجہ دلائی جا سکتی ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ مہتمم تربیت کو چاہئے کہ گاہے بگاہے خدام کو جمعہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ انہیں یہ بتانا چاہئے کہ ایک جمعہ ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے آپ کے دل پر ایک داغ لگ جاتا ہے اور اگلا جمعہ ادا نہ کرنے سے ایک اَور داغ لگ جاتا ہے اور تیسرا جمعہ ادا نہ کرنے سے سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہ ایسے لوگوں کے سوا جنہیں بہت شدید اور ناگزیر عذر ہو، ہر شخص کو جمعہ ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ ان کو بتائیں کہ اس عہد کا کیا مطلب ہے جو ہم نے کیا ہے کہ ہم دین کو تمام دنیاوی امور پر ترجیح دیں گے۔ اگر مسجد دور ہے تو چار یا پانچ خدام باہم مل کر باجماعت نماز جمعہ ادا کرسکتے ہیں۔ بہر حال آپ کو بار بار نماز جمعہ کی ادائیگی پر زور دینا چاہئے اور توجہ دلانی چاہئے۔ یہ شعبہ تربیت کی ذمہ داری ہے۔

ایک دوسرے خادم نے سوال کیا کہ تبلیغی پمفلٹ جو ہم تقسیم کرتے ہیں ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک بھی ہوتا ہے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر بھی ہوتی ہیں تو جب ہم پمفلٹ تقسیم کرتے ہیں تو بعض لوگ ان پمفلٹس کو یا تو پھاڑ کے پھینک دیتے ہیں یا ڈسٹ بن میں پھینک دیتے ہیں تو حضور اس سلسلہ میں ہم کیا کرسکتے ہیں؟ حضور سے راہنمائی کی درخواست ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں بہت ضروری ہے وہاں تصویر شائع کریں جہاں تصویر شائع کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے وہاں ضرورت کوئی نہیں تصویر کی۔ ٹھیک ہے اور جو جس کو تقسیم کرتے ہیں اس سے پوچھ لیں کہ یہ ہم دے رہے ہیں تم لوگے، لینا چاہتے ہو۔ جو لینا چاہتے ہیں ان کو دیں باقی ٹھیک ہے تصویریں ضائع تو کرتے ہی ہیں لوگ یا ڈسٹ بن میں پھینک دیتے ہیں یا ویسے پھاڑ کے سڑک پر پھینک دیتے ہیں اوپر لوگ چل رہے ہوتے ہیں تو ہر ایک کو زبردستی دینے کی ضرورت کوئی نہیں کہ یہ ہمارے پمفلٹ ہیں لینا چاہو گے جو لینا چاہے اس کو دیں تو بہر حال ان کو تو کوئی قدر نہیں ہے ناں انہوں نے تو اس طرح کرنا ہی ہے جب تک ان کو سمجھ نہ آئے تو جہاں انتہائی ضرورت ہے وہاں تصویر شائع کرنی چاہئے۔ باقی ضرورت کوئی نہیں ہے شائع کرنے کی۔ باقی تو تبلیغ کرنے کیلئے یہ چیزیں تو پھر کرنی پڑتی ہیں کچھ نہ کچھ تو مشکلات ہیں اور بعض دفعہ جذباتی تکلیف بھی پہنچتی ہے اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کچھ لوگ خود سے کام نہ کرنے کا عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ حکومتی benefits سے بھی اتنی ہی آمدنی ہو جاتی ہے جتنی خود کام کر کے۔ ایسے احباب کو کس طرح خود کام کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا ان سے کہیں تم لوگ صدقہ لینا پسند کرتے ہو یا صدقہ دینا پسند کرتے ہو۔ اسلام تو کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ تو بجائے اس کے کہ تم مسلمان کہلاتے ہوئے اور احمدی مسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کی تعلیم پہ عمل کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، تم لوگوں نے نیچے ہاتھ رکھ کے مانگنا شروع کر دیا ہے صدقہ لے رہے ہو حالانکہ ایک نوجوان آدمی جو صحت مند بھی ہے اور کام کرسکتا ہے اس کو مطلب ہی کوئی نہیں صدقہ لینا۔ اس سے کہو قابل شرم بات ہے کہ تم فقیر بن کے رہ رہے ہو۔ پاکستان میں اگر ہوتے تو فقیر بن کے مانگنا برداشت کرتے؟ یہاں آتے ہو تو فقیر بن جاتے ہو۔ تھوڑی سی غیرت دلائیں تو آپ ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔

بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ نے حضور انور سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر نو منتخب ممبران مجلس عاملہ حضور انور کے پیچھے عہد دہرا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میں نے باتیں کہہ دی ہیں اس پہ عمل کریں اور جو plan ہے اس کے مطابق کام کریں اور ایک نئے جذبے اور جوش سے اپنا نیا کام شروع کریں اور کوشش یہ کریں کہ ہم نے سو فیصد اپنے ٹارگٹ جو ہیں اپنے plan جو ہیں ان کو achieve کرنا ہے۔ یہی اصل چیز ہے عہد دہرانے سے کچھ نہیں ہوگا کہ عہد دہرا کے اس کے بعد کہہ دیا کہ ہم نے عہد دہرایا تھا اور ختم ہوگئی بات۔ ہم نے دعا کرلی نئی عاملہ نے دعا کرلی اس دعا میں سارا کچھ شامل ہوگیا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2021)

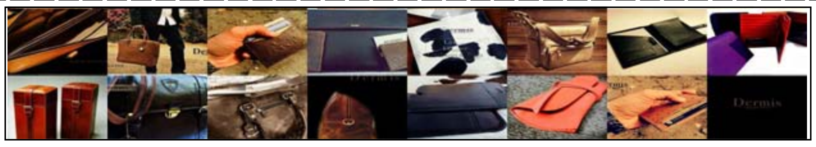

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کی مختصر رپورٹ

☆ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 57واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چار بصیرت افروز خطابات اور علماء کرام کی پر مغز تقاریر

☆ دُنیا بھر سے معززین کے خیر سگالی کے ایمان افروز پیغامات ☆ دوران سال 114 ممالک سے 430 سے زائد اقوام کے دو لاکھ اکہتّر ہزار ایک سو اڑسٹھ افراد کا جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت

☆ 118 ممالک سے 41 ہزار 654 / افراد کی جلسہ میں شرکت ☆ 65 / ممالک کی بذریعہ لائیو سٹریمنگ جلسہ میں شمولیت

قادیان دارالامان کی جملہ مساجد میں اجتماعی طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ کے پروگرام لائیو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننے اور دیکھنے کا انتظام

● پاکستان کے علاوہ دنیا میں 330 نئی جماعتوں کا قیام ● 1016 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ● کل 185 مساجد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کیں

● دوران سال 124 مشن ہاؤ سز کا اضافہ ● 76 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت ● دنیا کے 104 ممالک میں 620 سے زائد ریجنل لائبریریز کا قیام

● واقفین نو کی تعداد اسّی ہزار چھ سو ● حضورانور کے خطبات جمعہ 30 زبانوں میں الاسلام ویب سائٹ پر مہیا ہیں ● mta انٹرنیشنل کے 8 چینل چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کر رہے ہیں

● کل 25 ریڈیو اسٹیشن تبلیغ واشاعت کا کام کر رہے ہیں ● David Spurdle صاحب آف یوکے کو 2023 کا احمدیہ پیس پرائز دینے کا اعلان

معائنہ انتظامات جلسہ 23 / جولائی 2023 بروز اتوار

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 / جولائی بروز اتوار جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ حضورانور نے پہلے جامعہ احمدیہ یوکے پھر حدیقۃ المہدی کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ بعدہ حضورانور جلسہ گاہ تشریف لائے اور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رضوان بٹ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ مکرم یعقوب حمیدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے اور کارکنان سے خطاب فرمایا۔

آپ نے کارکنان کو نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے، دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضورانور نے دعا کروائی۔

پہلا دن مورخہ 28 / جولائی 2023 بروز جمعہ

الحمد للہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 57واں جلسہ سالانہ مورخہ 28 جولائی 2023 بروز جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں شروع ہوا۔

قادیان دارالامان کی جملہ مساجد میں اجتماعی طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ کے پروگرام لائیو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننے اور دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ مسجد اقصیٰ میں جلسہ کے پروگرام سے استفادہ حاصل کرنے کیلئے احباب جماعت کیلئے خصوصی انتظام کیا گیا تھا اور اس کیلئے ناظران، نائب ناظران وافسران صیغہ جات کے علاوہ ہر سہ انجمنوں کے کارکنان، طلباء جامعہ احمدیہ قادیان و دیگر اہالیان قادیان کو دفتری طور پر دعوت نامے تقسیم کئے گئے تھے۔ مسجد اقصیٰ میں اس خصوصی انتظام کے تحت ایک بڑی led screen لگائی گئی تھی نیز شعبہ MTA قادیان مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح، دار المسیح و دیگر مقامات مقدسہ کے لائیو آڈیو ویڈیو مناظر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کو بھیج رہی تھی جبکہ حفاظت مرکز کے عملہ کے ساتھ ساتھ خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام حفاظتی ڈیوٹیوں کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اسی طرح اطفال الاحمدیہ قادیان کے تحت آب رسانی کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔

خطبہ جمعہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق شام 5 بجکر 40 منٹ (12:10 GMT) پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کیلئے جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضورانور نے جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان فرماتے ہوئے میزبان و مہمانان کو ان کے فرائض سے متعلق زریں نصائح سے نوازا۔ خطبہ کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں شائع ہوگا۔

پرچم کشائی وافتتاحی اجلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق رات 9 بجکر 3 منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔

جونہی حضور انور مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضورانور کا استقبال کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے کی۔ مکرم عاشق حسین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرآن کریم کی مدح میں فارسی منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب کیلئے ہندوستانی وقت کے مطابق رات 9 بجکر 32 منٹ (16:02 GMT) پر منبر پر رونق افروز ہوئے۔

افتتاحی خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے انعقاد کا ایک بہت بڑا مقصد یہ بتایا ہے کہ اس جلسے میں شامل ہونے والوں میں زُہد وتقویٰ پیدا ہوجائے۔ جب یہ زہد وتقویٰ پیدا ہوگا تو خدا تعالیٰ کا قُرب پیدا ہوگا اور اس طرح انسان خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا اور جب انسان خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں سستی دکھائے۔

حضورانور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو صرف یہ نہیں فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو، بلکہ ایک درد کے ساتھ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں تقویٰ کی راہوں پر چلنے کے راستے بھی دکھائے ہیں۔ آپؑ نے واضح فرمایا ہے کہ میرے سلسلۂ بیعت میں آنے والے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔

ایک موقعے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جماعت کی خیر خواہی کیلئے ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقل مند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ خطاب کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارے میں شائع ہوگا۔

خطاب کے اختتام پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن مورخہ 29 جولائی 2023 بروز ہفتہ

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بینن کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 2:30 بجے دوپہر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راحیل احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم ندیم زاہد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد ابراہیم اخلف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ آپ کا موضوع تھا ”ضرورۃ الامام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں“ یہ تقریر انگریزی میں ہوئی۔ بعدہٗ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔ آپکا موضوع تھا ”ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت سائنسی دلائل کی روشنی میں“ بعدہٗ ایک نظم ہوئی جو مکرم خالد محمود بٹ صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ اجلاس کی تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب صدر قضا بورڈ برطانیہ نے کی۔ آپ کا موضوع تھا ”خلافت ہی نظام کی ضامن ہے“ یہ تقریر بھی انگریزی میں ہوئی۔ اور آخر پر ایک نظم ہوئی جو مکرم صہیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھی۔

کارروائی اجلاس مستورات

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یوکے کے وقت کے مطابق صبح 10 بجے مستورات کا اپنا جلسہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ امتہ الودود چیمہ صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں ساعدہ عروج صدیقی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ فرزانہ یوسف صاحبہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ یوکے نے ”خلافت کی بابرکت رہنمائی میں لجنہ اماء اللہ کی ترقی“ کے عنوان پر انگریزی میں کی۔ دوسری تقریر ”معاشرے میں امن پیدا کرنے میں احمدی خواتین کا کردار“ کے عنوان پر مکرمہ شرمین بٹ صاحبہ معاونہ صدر برائے پریس اینڈ میڈیا، لجنہ اماء اللہ یوکے نے اردو میں کی۔ تیسری تقریر ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف میرا سفر“ کے عنوان پر مکرمہ قدسیہ وارڈ صاحبہ نے کی۔

حضورانور کا مستورات کے جلسہ سے خطاب

ہندوستانی وقت کے مطابق سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک 4 بجکر 40 منٹ پر مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم ہبۃ الرحمٰن الجابی صاحبہ نے کی اور ان آیات کا ترجمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ عربی نظم بارہ رشد عودہ صاحبہ نے پڑھی جس کا اُردو ترجمہ درعجم صاحبہ نے پیش کیا۔ بعدہٗ اُردو نظم مکرمہ کاشفہ قمر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اسکے بعد سیکرٹری صاحبہ امور طالبات نے تعلیمی اعزازات کا اعلان کیا۔

ہندوستانی وقت کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 بجکر 15 منٹ پر خطاب شروع فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج میں صحابیات رضی اللہ عنہم کے واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب صحابیات نے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا نمونہ قائم کیا۔ عبادات میں، تعلق باللہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت میں، مالی قربانی میں، جان کی قربانی میں، اپنے بچوں کی تربیت میں غرضیکہ ان صحابیات نے ہر معاملات میں آنے والی نسلوں کے لئے اور قیامت تک کے لئے مسلمان عورتوں کے لئے ایک نمونہ قائم کیا۔ چنانچہ اس ضمن میں حضورانور نے صحابیات کی قربانیوں اور صبر وتحمل اور اسلام کی خاطر ہر مشکل اور تکلیف کو انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کرنے کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بعد دوپہر کا خطاب

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں ایک نشست منعقد ہوئی جس میں کہ معزز مہمانوں نے جلسہ سالانہ یو۔کے کے متعلق اور جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کچھ مہمانوں کے ویڈیو پیغامات دکھائے اور سُنائے گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ ہندوستانی وقت کے مطابق تقریباً 8:30 بجے رات جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راشد خطاب صاحب نے کی۔ تلاوت کی گئی آیات کا ترجمہ مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ ایک نظم مکرم عمر شریف صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 8 بجکر 57 منٹ پر حضورانور نے خطاب کا آغاز فرمایا۔

ایک نہایت ضروری امر تربیت اولاد ہے، اس طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے، نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں

آپ اپنے اندر بھی نیک نمونے پیدا کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور ان میں خلافت سے گہری وابستگی اور محبت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں

خلافت سے وابستگی ضروری ہے کیونکہ اس میں ہماری روحانی اور مادی ترقیات مضمر ہیں، اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اس تعلق کو مضبوط تر کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ہالینڈ 2022ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ہماری احمدی عورتوں کی اپنی ایک انجمن ہو جس کے قواعد و ضوابط ہوں۔ وہ جلسوں میں اسلامی مسائل کی بابت اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھیں۔ اسلام و احمدیت کا علم رکھنے والے لوگوں کے لیکچر بھی کروائیں اور اس انجمن کی تمام کارروائیاں خلیفہ وقت کی تیار کردہ سکیم پر عمل کرنے اور اسکی ترقی کی خاطر ہوں۔ جماعت کے اتحاد کیلئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کیلئے تیار رہیں۔ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور و فکر ان کے پیش نظر ہو۔ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں تا کہ انکی دینی زندگی چست ہو۔ چنانچہ ان نیک مقاصد کے حصول کیلئے آپ نے آج سے ایک سو سال پہلے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اس کے اور بھی بہت سے مقاصد بیان فرمائے جن کا مطالعہ کر کے آپ کو انہیں ہمیشہ مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ اپنے اندر بھی نیک نمونے پیدا کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور ان میں خلافت سے گہری وابستگی اور محبت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا خلافت سے وابستگی ضروری ہے کیونکہ اس میں ہماری روحانی اور مادی ترقیات مضمر ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اس تعلق کو مضبوط تر کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ آپ خود بھی اس روحانی مائدہ سے استفادہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس سے جوڑنے کی کوشش کریں اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو اس کیلئے خصوصی طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ اسے اپنے لائحہ عمل کا حصہ بنائیں۔ اگر عہدیدار مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتی رہیں اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں تو جہاں آپ لوگوں کا خلافت سے تعلق مزید مضبوط ہوگا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہوتے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر خلیفۂ وقت سے تعلق کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اس سے جس قدر دور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔“ (خلافت علی منہاج النبوۃ، جلد 3، صفحہ 340)

پس اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں تا کہ آپ خلافت کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہوسکیں۔

پھر ایک نہایت ضروری امر تربیتِ اولاد ہے۔ اس طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کیلئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے اور یہ دیکھے کہ اس نے کل کیلئے کیا آگے بھیجا ہے۔ صرف حال پر ہی نظر نہ ہو بلکہ مستقبل کی بھی فکر ہو۔ یہ دنیا کے سامان تو عارضی ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں ہوں گے۔ کل کام آنے والی چیز تو تقویٰ ہے۔ وہ نیکیاں ہیں جو آپ نے اس جہان میں کی ہیں۔ اسی طرح آپ کا کل آپ کی اگلی زندگی کے علاوہ آپ کی اولاد اور آپ کی نسل بھی ہے۔ اگر آپ اس کی تربیت تقویٰ کی بنیادوں پر کریں گی تو یہ اولاد بھی آپ کے درجات کی بلندی کے کام آئے گی۔ نیک اولاد، دین پر قائم رہنے والی اولاد آپ کیلئے دعا کرنے والی اولاد ہوگی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی اولاد آپ کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنے گی۔ پس عورت کے ذمہ اولاد کی تربیت کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اسکا حق ادا کرتے ہوئے اسے پورا کرنے سے ہی اس بات کا اظہار ہوگا کہ آپ کل کیلئے کیا آگے بھیج رہی ہیں۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت بچپن سے کریں تو الا ماشاء اللہ نیک اولاد پروان چڑھے گی، دین پر قائم رہنے والی اولاد پروان چڑھے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/دسمبر 2022)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: آج کی تقریر میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کا ذکر کروں گا۔ چنانچہ حضور انور نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ترقی تبلیغ و اشاعت اور قبول احمدیت کے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

تیسرا دن مورخہ 30 جولائی 2023 بروز اتوار

یہ اجلاس محترم عبدالاوّل صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم احسان احمد صاحب نے کی۔ مکرم محمد خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب، چیئر مین انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی برطانیہ نے بعنوان ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ امن کا ضامن ہے“ بزبان اردو تقریر کی۔ دوسری تقریر محترم اظہر حنیف صاحب، نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے نے بعنوان ”بچوں کو اسکول میں پیش آنے والی مشکلات کا حل“ بزبان اردو کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالحئی سرمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن و نائب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے بعنوان ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی معجزات“ بزبان اردو کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو.کے نے بعنوان ”دنیاوی طاقتوں کے قدم امن کی طرف بڑھانے میں خلفائے احمدیت کی مساعی“ بزبان انگریزی کی۔

عالمی بیعت

ہندوستانی وقت کے مطابق شام ٹھیک 5:30 بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بادامی رنگ کا بابرکت کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ حضور انور اسٹیج کے سامنے بیعت کیلئے تیار کی گئی جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ بیعت لینے سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال رواں میں بیعتوں کی مجموعی تعداد 271,168 ہے۔ 114 ممالک سے 430 سے زائد اقوام کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ گزشتہ سال کی نسبت 40232 کا اضافہ ہوا۔

اسکے بعد حضور انور نے بیعت کے الفاظ پڑھنے شروع کئے۔ تمام حاضرین جلسہ اور دنیا بھر کے احمدیوں نے مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنی اپنی جگہ پر اس بابرکت تقریب میں شرکت کی اور حضور انور کی اقتدا میں بیعت کے الفاظ دہرائے۔ حضور انور نے عربی دعائیہ کلمات کے بعد انگریزی میں بیعت کے الفاظ دہرائے۔ اس کے بعد حضور انور نے اردو میں بیعت کے الفاظ دہرائے اور بیعت لی۔ بیعت کے اختتام پر حضوانور نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس سے قبل سات بج کر چوالیس منٹ پر محترم رفیق احمد حیات صاحب کی زیر صدارت ایک سیشن ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد معززین کے پیغامات پیش کئے گئے۔ بعض معززین کے ویڈیو پیغامات دکھائے گئے اور بعض نے جلسہ میں شامل ہوکر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس

8 بجکر 40 منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ اسمٰعیل اُدوسی صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم فرج عودہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد ندیم صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ سیکرٹری تعلیم یو کے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام پڑھ کر سنائے۔

اسکے بعد مکرم امیر صاحب یو کے نے ”احمدیہ مسلم پرائز فار پیس 2023“ کا اعلان کیا۔ امسال یہ انعام جناب David Spurdle صاحب کو یو.کے پیس سمپوزیم کے موقع پر دیا جائے گا۔

اس کے بعد مسٹر Joil Turenne صاحب ایڈوکیٹ اینڈ ڈائریکٹر Judiciary Affairs at the Religious Ministry Haiti نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی مونو منٹ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق حیات صاحب نے King Charles آف یو.کے کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ GMT ٹائم کے مطابق ٹھیک 16:00 بجے حضور انور نے خطاب کا آغاز فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو بڑی تفصیل سے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق بیان فرماتا ہے۔ ان حقوق کی وضاحت اور تفصیل ہمیں قرآن کریم، احادیث اور اس زمانے میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات میں ملتی ہے۔ گذشتہ تین سالوں سے مَیں مختلف مواقع پر جلسوں میں ان حقوق کو بیان کر رہا ہوں۔

گذشتہ برس مَیں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق کچھ بیان کیا تھا جسے اپنوں اور غیروں سب نے بہت پسند کیا۔ یقیناً جب حقیقی اسلامی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو لوگوں کو یہ قبول کرنا پڑتا ہے کہ اسلام ہر طبقے اور ہر شعبہ ہائے زندگی کے متعلق بے مثال تعلیم پیش کرتا ہے۔ پس اسلامی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ہمیں کسی قسم کے احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: اب تک مَیں معاشرے کے اکیس مختلف طبقات کے حقوق بیان کر چکا ہوں، آج بھی کچھ بیان کروں گا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ انہیں ہم اپنی زندگیوں کا حصّہ بنائیں۔ تب ہی ہم وہ حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذریعے سے ہمیں دی ہے۔

اس وقت مَیں غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کے حقوق بیان کروں گا۔ اس طبقے کے حقوق کا تحفظ نہ صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب ہے بلکہ یہ معاشرے کے امن کے بھی ضامن ہیں۔ حضور انور کا مکمل خطاب آئندہ کسی شمارہ میں شائع ہوگا۔

حضور انور کا خطاب تقریباً 6 بجے GMT تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے اعلان فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 118 ممالک سے کُل 41 ہزار 654 /احباب جماعت نے شرکت کی جبکہ 65 ملک بذریعہ لائیو سٹریمنگ شامل ہوئے۔ یہ حاضری 2019ء کے ریکارڈ حاضری والے جلسے سے تقریباً دو ہزار زائد ہے۔

اس کے بعد عربی، اردو، افریقی، بنگالی اور سپینش زبانوں میں گروپس کی صورت میں ترانے پیش کیے گئے۔

6:15 بجے GMT حضور انور نے جلسہ سالانہ کے تمام شرکاء اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے تمام احمدیوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ ☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جون 2023ء بروز جمعرات بارہ بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ مقبولاں بی بی صاحبہ

اہلیہ مکرم گلزار احمد گل صاحب مرحوم (کارڈف، یو۔کے)

3 جون 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ 2021 میں کراچی سے کارڈف (یوکے) منتقل ہوئی تھیں۔ آپ کے والد مکرم کرم داد صاحب نے 1915 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان کا نام تحریک جدید کی پانچ ہزاری لسٹ میں شامل ہے۔ آپ کے دادا سسر حضرت چوہدری فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ آف گل ونج نزد قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ ہر وقت درود شریف کا ورد کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب

ابن مکرم محمد عمر صاحب (بھارت)

4 اپریل 2023ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے جماعت کے چندوں اور دیگر تحریکات میں ہمیشہ مسابقت کی روح کے ساتھ مالی قربانی کی توفیق پائی۔ آپ کو امیر جماعت سکندر آباد اور صوبائی امیر آندھرا پردیش کے علاوہ وقف جدید کی طرف سے نگران اعلیٰ صوبہ آندھرا پردیش کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت کی اطاعت اور وفا کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کو نہایت توجہ اور باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ غریبوں کی مالی مدد کرتے۔ ہومیوپیتھک ادویات تجویز کرنے کے علاوہ اپنی جیب سے دوائیں خرید کر بھی دیا کرتے تھے۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بھی بہت نمایاں تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹوں سے نوازا۔ ایک بیٹا جوانی میں فوت ہو گیا تھا۔ باقی چار بیٹے اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

(2) مکرم میاں ناصر محمود صاحب

ابن مکرم میاں اصغر علی صاحب (گلوب ٹمبر لاہور)

10 مئی 2021ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو تقریباً 13 سال سے زائد عرصہ لاہور میں بطور صدر حلقہ رچنا ٹاؤن اور صدر حلقہ ڈیفنس ناصر خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت امارت ڈیفنس لاہور کی عاملہ میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم باجماعت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرتے تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ جماعتی چندہ جات کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے اور ہر طرح کی مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم معاملہ فہم، شفیق، ہمدرد، مہمان نواز، نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ بہت سی بچیوں کیلئے نہایت خاموشی سے جہیز کا انتظام اور شادی کے اخراجات ادا کئے۔ دوسروں کی غمی اور خوشی کے موقعوں میں ضرور شامل ہوا کرتے۔ مریضوں کی تیمارداری کرتے اور ضرورت مند مریضوں کی مالی معاونت بھی کرتے رہتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک نواسے عزیزم ذیشان احمد جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

(3) مکرمہ زاہدہ ناصر صاحبہ

اہلیہ مکرم میاں ناصر محمود صاحب مرحوم (لاہور)

7 جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو 15 سال سے زائد عرصہ بطور جنرل سیکرٹری لجنہ حلقہ راوی روڈ لاہور اور پھر اسی حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ جماعتی چندہ جات کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ آپ کے دل میں خلافت اور عہدیداروں کا خاص احترام تھا۔ مرحومہ دعا گو، ہمدرد، خوش مزاج اور ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ ابتداء سے ہی تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی کے ساتھ صبح و شام کرتیں اور رات کو بھی مخصوص قرآنی دعاؤں اور درود شریف کا ورد کیا کرتی تھیں۔ آپ خطبہ جمعہ بہت اہتمام سے سنتیں۔ جماعتی پروگراموں میں بچوں سمیت شرکت کیا کرتی تھیں۔ مہمان نوازی اور صلہ رحمی ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحومہ کا ایک نواسہ عزیزم ذیشان احمد ابن مکرم عرفان نعیم صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہے۔

(4) مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ (جرمنی)

4 مارچ 2023ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، صابرہ شاکرہ، نرم مزاج، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ اور عقیدت تھی۔ بچوں کی تربیت بہت پیار سے دوستانہ طریق پر کی۔ آپ کو کئی رنگ میں جماعتی خدمت کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ جماعت کے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم کامل الیاس صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (جرمنی) اہلیہ مکرم حافظ عطاء الحق صاحب مرحوم (سابق معلم مدرسۃ الحفظ ربوہ)

14 مارچ 2023ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت منشی عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم کی بھاوج تھیں۔ مرحومہ اپنے میاں کی ملازمت کے دوران جہاں بھی رہیں مقامی جماعت اور لجنہ کی فعال رکن شمار ہوتی رہیں۔ ربوہ شفٹ ہونے پر آپ نے اپنے محلہ میں لجنہ کی سیکرٹری مال، سیکرٹری تربیت اور صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی آنے پر اپنی طویل العمری کے باوجود ہر جمعہ، اجلاس، اجتماع اور جلسہ سالانہ پر اصرار کر کے شامل ہوا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم زبیر خلیل خان صاحب (سابق نیشنل جنرل سیکرٹری و افسر جلسہ سالانہ جرمنی) کی والدہ اور مکرم عبدالرفیق احمد صاحب (صدر قضاء بورڈ جرمنی) کی نانی تھیں۔

(6) مکرمہ صادقہ مسرت صاحبہ بنت مکرم مولانا ظل الرحمٰن صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ (بنگلہ دیش)

16 مارچ 2023ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کی پیدائش قادیان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قادیان کے پاکیزہ ماحول میں حاصل کی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ چنیوٹ اور ربوہ میں رہنے کے بعد بنگلہ دیش آگئیں جہاں آپ کی شادی مکرم الحاج جناب منیر الحق صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، اطاعت گزار، خلافت کی شیدائی، بچوں کی نیک تربیت کرنے والی اور جماعتی خدمت میں پیش پیش ایک نیک، پارسا اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کی نائب صدر اور ڈھاکہ اور میرپور کی مجالس میں مقامی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف راولپنڈی کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(7) مکرمہ شگفتہ مشتاق صاحبہ

اہلیہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب (ربوہ)

16 اپریل 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری عبدالحمید خان صاحب کاٹھ گڑھی رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت سی خوبیوں کی مالک ایک نیک، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(8) مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب

ابن مکرم عبداللہ شاہ صاحب (فیصل آباد)

23 اپریل 2023ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، بڑے دلیر اور سلسلہ کیلئے غیر معمولی غیرت رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مجلس انصار اللہ دارالذکر فیصل آباد میں بطور منتظم ایثار میڈیکل کیمپس کا اہتمام بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہیں۔

(9) مکرمہ یاسمین ظفر صاحبہ

بنت مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب (جھنگ)

24 اپریل 2023ء کو 48 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے ددھیال میں احمدیت کا نفوذ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مہر حاجی احمد صاحب رضی اللہ عنہ (بستی وریام شور کوٹ جھنگ) کے ذریعہ ہوا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، رحم دل، غریب پرور اور نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم محمد شعیب صاحب (مربی سلسلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ) کی نسبتی بہن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

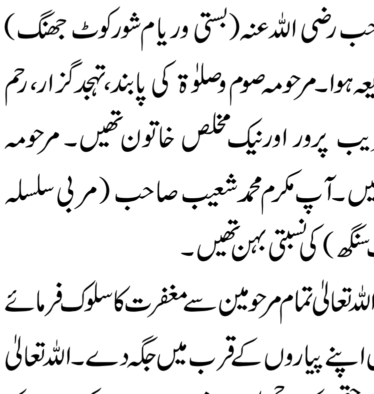

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی، کیونکہ مال خودبخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/جنوری 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 93 کی تلاوت فرمائی: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۔ ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔

سوال حقیقی نیکی کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔

سوال کون سی نیکی نجات کا ذریعہ بنتی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہو گی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے اور پھر یہ چیز نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔

سوال اگر رؤیاء میں جگر نکال کر کسی کو دیا جائے تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علم تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (البقرۃ: 273) اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

سوال اس سال وقفِ جدید کے پینسٹھ ویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ نے کتنا اضافہ کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تحریکِ وقفِ جدید کے پینسٹھ ویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ بائیس لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی۔

سوال لائبیریا کے معلم صاحب نے جماعت فومبا کے نومبائعین کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لائبیریا کے معلم صاحب کہتے ہیں کہ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے نومبائعین کی ایک جماعت فومبا (Fomba) ہے۔ میں وہاں گیا۔ مقامی امام سے ملاقات کے بعد ایک اجتماعی پروگرام منعقد کیا جس میں گاؤں کی اکثریت شامل ہوئی۔ احباب کو وقفِ جدید کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے بتایا گیا۔ پروگرام کے بعد احباب سے انفرادی طور پر اُن کے گھروں میں جا کر بھی وصولی کی۔ ایک خادم اس دوران میں گھر گیا۔ اسکے گھر پہ کچھ نہیں تھا۔ اسکی والدہ نے معذرت کی کہ ابھی چندے کے پیسے نہیں ہیں بعد میں کسی وقت دے دیں گے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خادم دوڑتا ہوا آیا اور کہا یہ دو سو پچاس لائبیرین ڈالر ہیں جو مجھے میرے والد نے اسکول کی فیس کیلئے دیے تھے یہ میں چندے میں دے دیتا ہوں تا کہ ہمارا گھر اس تحریک سے محروم نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد وہی خادم میرے سینٹر میں آیا اور بتایا کہ آپ کے جانے کے دو دن بعد ہی مجھے پیغام ملا کہ میرے کسی رشتہ دار نے میری سکول کی ضروریات کیلئے پچیس سو لائبیرین ڈالر کی رقم بھیجی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے اپنی فیس بھی ادا کر دی اور دوسری ضرورت کی اشیاء بھی خریدیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے میری قربانی سے دس گنا بڑھ کے نوازا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گنی کناکری کے احباب کی مالی قربانی کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گنی کناکری کے ایک ریجن کی جماعت منسایا ہے۔ وہاں کے مشنری کہتے ہیں کہ عشرۂ وقفِ جدید منا رہے تھے۔ احباب جماعت کو مسجد میں اور انفرادی طور پر چندہ وقفِ جدید کی اہمیت اور برکت بتاتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلا رہے تھے کہ گاؤں کے، مسجد کے امام ابوبکر کمارا صاحب جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے میں چندہ ادا کروں گا کیونکہ ہمیں دوسروں کیلئے نمونہ بننا چاہئے۔

سوال تنزانیہ کے امیر صاحب نے ایک خاتون کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ ایک جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ ایک دن وہ گھر کی خریداری کیلئے بازار جا رہی تھیں۔ رستے میں معلم سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے چندہ وقفِ جدید کے بارے میں بتایا اور اسکی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ میرے پاس اس وقت دو ہزار شلنگ ہے۔ ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا اور باقی ایک ہزار کا اپنا سامان خرید لوں گی۔ کہتی ہیں وہاں مجھے ایک خاتون نے پیچھے سے آواز دی جس نے کچھ عرصہ پہلے مجھ سے پانچ ہزار شلنگ لیے ہوئے تھے اور لمبا عرصہ گزر گیا تھا جس کی واپسی کی مجھے اب امید بھی نہیں تھی۔ اس خاتون نے آواز دے کر وہ پانچ ہزار شلنگ مجھے دیے کہ یہ تمہارا قرض تھا جو میں نے واپس کرنا تھا۔ پھر وہ دوبارہ معلم کے پاس واپس آئیں اور کہا کہ یہ تو چندے کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا اس لیے مزید ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا۔

سوال انڈیا کے انسپکٹر صاحب وقف جدید نے مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انڈیا سے انسپکٹر صاحب وقفِ جدید کہتے ہیں جماعت میلا پالم تامل ناڈو میں وقفِ جدید کے بجٹ اور وصولی کی غرض سے گیا تو وہاں ایک مخلص احمدی سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے انہیں کہا کہ 2014ء میں مَیں نے بیعت کی تھی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی مجھے توفیق ملی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے بیعت کی تھی مَیں نے اپنا وقفِ جدید کا وعدہ چار ہزار روپے لکھوا کر ادائیگی کی تھی کیونکہ میرے پاس اتنی ہی گنجائش تھی اور ہر سال مَیں پھر اسکے بعد حسب توفیق بڑھاتا بھی چلا گیا اور اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے کاروبار میں بھی نمایاں ترقی دیتا چلا گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد باقی گھر کے افراد نے بھی بیعت کر لی۔ آج میرا وقفِ جدید کا چندہ پانچ لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ لاک ڈاؤن کے باوجود میرے چندوں کی برکت کی وجہ سے کاروبار میں مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا اور اللہ کے فضل سے اب کاروبار انڈیا سے نکل کے تھائی لینڈ میں بھی پھیلا دیا ہے یہ سب چندے کی برکات ہیں۔

سوال حضور انور نے انڈیا سے مالی قربانی کا ایک اَور کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کیرالہ کے مبلغ انچارج صاحب لکھتے ہیں کہ ناظم صاحب مال، انسپکٹر صاحب وقفِ جدید مالی سال کے اختتام کے پیش نظر مالاپورم کیرالہ کے دورے پر تھے۔ ہمارے علاقے میں بھی آئے تو وہاں ایک مخلص احمدی رحمان صاحب کا فون آیا جو بزنس کرتے ہیں کہ آپ پہلے میری کمپنی میں آ جائیں۔ میں نے کمپنی اپنی بنائی ہے اس میں ایک نیا حصہ بنایا ہے وہاں دعا کروانی ہے۔ اور جب ہم وہاں گئے تو بغیر پوچھے دس لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔ نیز دورے کیلئے اپنی بڑی گاڑی پٹرول وغیرہ ڈلوا کر دی۔ انہوں نے کہا بھی کہ ہمیں چھوٹی گاڑی ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ مرکزی نمائندوں کیلئے اچھی قابلِ اعتبار گاڑی ہونی چاہیے تا کہ آپ آرام سے سفر کر سکیں۔ کہتے ہیں یہ رقم میں نے اپنی ایک پراپرٹی کی رجسٹری کیلئے رکھی ہوئی تھی مگر آپ کے آنے کی وجہ سے وقفِ جدید میں ادائیگی کر دی ہے اور رجسٹری کی تاریخ آگے کروا لی ہے۔ چند دن کے بعد موصوف کہتے ہیں کہ ایک بڑی رقم ان کو بغیر کسی خاص کوشش کے مل گئی جو موصوف کی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ دس لاکھ سے بھی کہیں زیادہ رقم تھی۔

سوال کیا مال سے بھی محبت اور خدا سے بھی محبت ایک ساتھ ہو سکتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خودبخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔

......☆......☆......☆......

حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے

رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ

وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ وَاَدۡخِلۡنِىۡ بِرَحۡمَتِكَ فِىۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيۡنَ

اے میرے ربّ مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30/دسمبر 2005 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال شکرگزاری کے ساتھ ساتھ کیا چیز ہونی ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں۔

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت کی تلاوت کی؟

جواب خطبہ کے شروع میں حضور انور نے سورۃ الزمر کی آیت نمبر 67 کی تلاوت کی بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ. اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

سوال حضرت سلیمان علیہ السلام کی کون سی دعا ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (النمل:20) کہ اے میرے رب مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکو کار بندوں میں داخل کر۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکر گزاری کا کیا طریق تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب مسلمانوں پر مکّہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعہ پر آپؐ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے اقوال و افعال سے فرمایا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کھڑے ہو کر کیا۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو بڑے اکرام سے رکھا تھا اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔

سوال سن 2005ء کے جلسہ کی کتنی حاضری حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سن 2005ء کے جلسہ کی 70 ہزار کی حاضری تھی جو اب تک قادیان کے جلسوں میں ایک ریکارڈ حاضری ہے۔

سوال خدا تعالیٰ کی نظر میں شکر گزاری کب مانی جائے گی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شکر گزاری تبھی ہوگی جب تم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اس کی مکمل بندگی اختیار کرنے والے ہو گے اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور اس سے ایک مومن مزید انعامات کا وارث بنتا ہے۔

سوال پاکستان کی ایک نومبائعہ خاتون جلسہ کے اختتام پر کیوں اداس بیٹھی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک خاتون جنہوں نے چند سال پہلے بیعت کی تھی پاکستان سے آئی ہوئی تھیں اور اداس بیٹھی تھیں۔ اُن سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ بڑی خاموش بیٹھی ہیں تو کہنے لگیں کہ پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوئی ہوں، ماحول ہی کچھ ایسا ہے، اپنے اندر ایک عجیب قسم کی روحانیت محسوس کر رہی ہوں، اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہی ہوں اور کیونکہ اب واپس جانا ہے اس لئے اداس بھی ہو رہی ہوں۔

سوال ایم ٹی اے سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہو رہے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت سے جو ہمیں نوازا ہے اور جو انعام عطا فرمایا ہے اس کی بدولت دنیا کے کونے کونے میں احمدیوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے عظیم الشان نظارے دیکھے ہیں۔

سوال جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہام ہوا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جماعت احمدیہ کی ترقی کی بابت یہ الہام ہوا کہ: مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، مَیں تیرے ہر کام کو سنواروں گا۔

سوال پہلے جلسے کی حاضری کی نسبت اس سال جلسہ کی کتنی حاضری تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلے جلسے میں صرف 75 افراد شامل تھے اور اس بستی کو چند لوگ جانتے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل آج دیکھیں اس بستی میں جلسے کی حاضری 70 ہزار افراد کے قریب تھی اور دنیا کے کونے کونے میں قادیان دارالامان کی آواز پہنچ رہی تھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادتوں کا کیا معیار تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکل کر ویران جگہ پہ جا کے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اللہ تعالیٰ سے کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں۔ کبھی اپنے گھر میں بیوی سے اجازت لیتے ہیں کہ مجھے اجازت دو کہ آج رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جب کہا جاتا کہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام انعامات سے نوازا ہوا ہے تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن خدا کو یاد رکھتے تھے۔

سوال جماعت احمدیہ کا جہاں بھی جلسہ ہوتا ہے وہاں کیا دیکھنے کو ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا جہاں بھی جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح برستے دیکھتے ہیں۔

سوال ہم خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے کب ہونگے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی تبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر تربیت یافتہ نو مبائعین کو کس طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جلسہ میں بعض بالکل غیر تربیت یافتہ نومبائعین بھی آئے تھے، جن کو اب اپنی تربیت کی طرف خود بھی توجہ دینی چاہئے اور جن کے ذریعے سے بیعتیں ہوئی ہیں ان کو بھی ان کی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1905ء میں کون سا الہام ہوا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ستمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

سوال حقیقی شکر گزاری کا اظہار کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی اظہار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں، نیک اعمال بجالا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، لوگوں کے حقوق ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

......☆......☆......☆......

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11426: مَیں مرزا طاہر احمد ولد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 27/جولائی 2001 پیدائشی احمدی، ساکن کوریل (آسنور) دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مرزا سفیر احمد العبد: مرزا طاہر احمد گواہ: سید عبدالشکور

مسل نمبر 11427: مَیں شہزاد احمد ڈار ولد مکرم بشیر احمد ڈار صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 11/اکتوبر 1997 پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ضلع کولگام تحصیل دمحال ہانجی پوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق احمد نایک العبد: شہزاد احمد ڈار گواہ: بلال احمد چوپان

مسل نمبر 11428: مَیں واجد احمد کمہار ولد مکرم عبد الرشید کمہار صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 4/اپریل 2007 پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق احمد نایک العبد: واجد احمد کمہار گواہ: سید عبدالشکور

مسل نمبر 11429: مَیں مرزا سفیر احمد ولد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 21/دسمبر 1999 پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مرزا بشیر احمد العبد: مرزا سفیر احمد گواہ: سید عبدالشکور

مسل نمبر 11430: مَیں یاسر احمد نایک ولد مکرم شیراز احمد نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 13/جولائی 2007 پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق علیم وانی العبد: یاسر احمد نایک گواہ: غلام علی نایک

مسل نمبر 11431: مَیں یاسمینہ اختر بنت مکرم عبدالرشید چوہان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 10/اکتوبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن طاہر آباد ضلع کولگام تحصیل دمحال ہانجی پورہ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: علی محمد خان الامۃ: یاسمینہ اختر گواہ: فاروق احمد نایک

مسل نمبر 11432: میں عدیل احمد محمود ولد مکرم بشیر احمد محمود صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن جماعت طاہر آباد ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر احمد محمود العبد: عدیل احمد محمود گواہ: سفیر احمد

مسل نمبر 11433: میں نگینہ اختر بنت مکرم عبدالرشید چوہان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 5

دسمبر 2001 پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد آسنور ضلع کولگام تحصیل دمحال ہانجی پورہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 250 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اشرف چوہان الامۃ: نگینہ اختر گواہ: علی محمد خان

مسل نمبر 11434: میں سلمان احمد وگے ولد مکرم عبد الرشید وگے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 10 اکتوبر 2000 پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ضلع کولگام تحصیل دمحال صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: علی محمد خان العبد: سلمان احمد وگے گواہ: مظفر احمد شاہد

مسل نمبر 11435: میں وقاص احمد ولد مکرم رفیق احمد رشی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 3 اپریل 2005 پیدائشی احمدی ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: فرقان علیم وانی العبد: وقاص احمد رشی گواہ: غلام علی نایک

مسل نمبر 11436: میں محمد عابد خان ولد مکرم حنیف احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 6 نومبر 1963 پیدائشی احمدی ساکن 97/134 طلاق محل پوسٹ آفس فہیم آباد کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جون 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔2 مرلہ زمین نیز ایک ٹوٹا ہوا کمرہ ہے جو کہ محلہ طاہر ننگل باغبانہ قادیان میں مکرم لیاقت ملکانہ صاحب کے گھر کی دائیں جانب اور گوپی سنگھ صاحب کے گھر کے بائیں جانب واقعہ ہے۔یہ زمین شام لاٹ ہے۔جس گھر میں ہم رہتے ہیں وہ میری والدہ کا ہے جب اس کا حق ملے گا اس کو ہم اپنی زندگی میں ادا کر دیں گے۔میرا گزارہ آمداز پرائیویٹ ملازمت ماہوار 2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: کلیم احمد العبد: محمد عابد خان گواہ: کشور جہان

مسل نمبر 11437: میں نور الدین خان ولد مکرم صمد خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک پلاٹ رقبہ 28 ڈسمل بمقام موجا جوڈپاڑا کھاتا نمبر 243 پلاٹ نمبر 139 جو کہ چار بھائیوں اور 2 بہنوں کی مشترکہ جائیداد ہے۔خاکسار کا حصہ 6 ڈسمل ہے جس میں ایک کچا گھر تعمیر ہے موجودہ قیمت تقریباً 180000 روپے۔میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصر الدین خان العبد: نور الدین خان گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11438: میں نبی محمد خان ولد مکرم موسم خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 17 ستمبر 1968 تاریخ بیعت 1985 ساکن Odiashasan پوسٹ آفس راؤتپدا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک پلاٹ رقبہ 0.2/ ایکڑ (20 ڈسمل) بمقام موجا گاڑپاڑا کھاتا نمبر 188 پلاٹ نمبر 737 (چار بھائیوں کی مشترکہ جائیداد ہے) موجودہ قیمت تقریباً 60000 روپے۔والدین سے ترکہ میں ابھی جائیداد نہیں ملی ہے۔ملنے پر خاکسار اس کی اطلاع کر دے گا۔(انشاء اللہ) میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 7000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین خان العبد: نبی محمد خان گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11439: میں صابرہ خاتون زوجہ مکرم نور الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالکراؤتپدا صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نور الدین خان الامۃ: صابرہ خاتون گواہ: ناصر الدین خان

مسل نمبر 11440: میں مریم بی بی زوجہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 اپریل 1987 تاریخ بیعت 2016 ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 31000 روپے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصر الدین خان الامۃ: مریم بی بی گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11441: میں سائرہ بی بی زوجہ مکرم قمر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 2002۔ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 5000 روپے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین خان الامۃ: سائرہ بی بی گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11442: میں نصیبہ بی بی زوجہ مکرم نبی محمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1983 تاریخ بیعت 2009 ساکن Odiashasan پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 40000 روپے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ناصر الدین خان الامۃ: نصیبہ بی بی گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11443: میں حسینہ بی بی زوجہ مکرم نبی محمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن Odiashasan پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 5000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین خان الامۃ: حسینہ بی بی گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11444: میں صابر الدین خان ولد مکرم ناصر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 15 اپریل 1996 پیدائشی احمدی ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین خان العبد: صابر الدین خان گواہ: ذاکر احمد خان

مسل نمبر 11445: میں ظفر اللہ احمد خان ولد مکرم ظہور الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 2 اپریل 1989 پیدائشی احمدی ساکن باراپال پوسٹ آفس راؤتپدا ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: صابر الدین خان العبد: ظفر اللہ احمد خان گواہ: ناصر الدین خان

Our Moto
Your
Satisfaction

MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 10 - August - 2023 Issue. 32

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

- **ایسا عظیم جلسہ میں نے کبھی نہیں دیکھا، یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے** (بیلیز کے ایک شہر کے میئر)
- **جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے** (پروفیسر ڈاکٹر جیالوبین، برکینا فاسو کے ایک معروف آئی سپیشلسٹ)
- **بیشک میں احمدی نہیں ہوں لیکن اب میں جماعت احمدیہ کا وکیل ہوں جہاں بھی مسلمانوں کا ذکر ہوگا مَیں بتاؤنگا کہ اصل اور باعمل مسلمان احمدی ہی ہیں** (یوٹیورن صاحب، وزارت مذہبی امور ہیٹی کے نمائندے)
- **مَیں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے** (لوبینا سائی جامے صاحب، منسٹر آف انفارمیشن گیمبیا)
- **تمام امت مسلمہ اگر جماعت احمدیہ کی پیروی کرے تو یقیناً مسلمان کامیاب ہوجائیں گے** (سیراندو صاحب، گورنر کولڈا ریجن سینیگال)

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے بعد غیر از جماعت مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 / اگست 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ جمعہ سے اتوار تک جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد ہوکر اختتام کو پہنچا۔ اس پر ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمارے جلسہ کو برکتوں سے بے انتہا بھرا اور اسے ہر ایک نے محسوس کیا چاہے وہ احمدی مہمان تھے یا غیر از جماعت مہمان تھے جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ہم تو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ہمارے کام ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جماعت پر اس طرح ہوتی ہے جس کا شمار ہی ممکن نہیں ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی اس بات کا ہمیشہ اور ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں کہ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اسے احاطے میں نہ لاسکو گے یقینا اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو ظاہری کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی ہے کہ تم اس کا شکر ادا کرتے چلے جاؤ۔ پس اس جلسے کی کامیابی کی سب سے پہلی شکر گزاری تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہئے اور جو انتظامی لحاظ سے کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کیلئے بھی اس سے بخشش طلب کرنی چاہئے۔ اسی طرح شاملین کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں موقع دیا اور ہم جلسے میں شامل ہوکر اپنی روحانی اور علمی پیاس بجھاتے رہے۔

حضور انور نے فرمایا: میں کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس دفعہ عموماً سب نے بہت اعلیٰ رنگ میں اپنے فرائض ادا کئے اور غیر معمولی طور پر مسکراتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے انتظام اور جلسہ کو دیکھ کر آنے والے مہمان کس طرح متاثر ہوئے اُن کے چند تبصرے پیش کر دیتا ہوں سارے تو ممکن نہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر جیالوبین برکینا فاسو کے ایک معروف آئی سپیشلسٹ ہیں میڈیکل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور آرمی میں کرنل ہیں۔ انہوں نے پہلی بار شرکت کی توفیق پائی، کہتے ہیں سب سے پہلے جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا ہے ہزاروں افراد ایک مشترکہ مقصد کیلئے ایک مقام پر جمع ہیں۔ ایک مذہبی لیڈر کے گرد جمع ہیں۔ سب کے سب متحد ہیں سب کا مطمح نظر ایک ہے پھر غیر معمولی انتظامات کر لینا اور مختلف النوع لوگوں کا ایک مقام پر اکٹھے ہونا حیران کن ہے۔ جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا نظام ہے وہ ایک ایسا نظام ہے جس سے دنیا سبق حاصل کر سکتی ہے۔ کہتے ہیں ایک اور بات جو میں نے دیکھی وہ احمدیوں کا خدا تعالیٰ اور اپنے امام کے ساتھ غیر معمولی وفا کا تعلق ہے۔

پھر امریکہ سے ایک معروف سینئر لاء پروفیسر ڈاکٹر بریڈ شافٹ کہتے ہیں جلسہ سالانہ پر جس منظم طریق پر رجسٹریشن کے معاملات کو چند منٹ میں طے کیا جارہا تھا ایک حیران کن منظر تھا۔ میں ابھی یہاں آ کر دفتر میں بیٹھا ہی تھا کہ چند منٹ لگے اور ہر چیز تیار ہوکر مجھے دے دی گئی۔ اتنی ٹریفک ہونے کے باوجود والنٹیئر ز جس طرح یک جہتی سے تعاون کرتے ہوئے کام کر رہے تھے ناقابل فراموش تجربہ ہے۔

بیلیز کے ایک شہر کے میئر آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پر امن لوگ نہیں دیکھے جو اتنے پیار کرنے والے اور پُرامن ہوں۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ کچھ لوگ اسلام کو دہشت گردی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ایسا عظیم جلسہ میں نے کبھی نہیں دیکھا یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے۔

گھانا کے ایک دوست ہیں مائیکل ولسن ایک ادارہ ہے کونسل برائے سائنسی و صنعتی تحقیق جو کہ ماحولیاتی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت ہے اسکے چیف ٹیکنالوجسٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کو مختلف ممالک میں کانفرنسز میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے جلسہ میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اور اب تک جو میں نے دیکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہوسکتا۔ اگر ان رضا کاروں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہوتو کبھی ایسا معیاری کام نہ ہو سکے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ سب کارکنان جو اس طرح خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر ہیٹی سے مسٹر یوٹیورن جو وزارت مذہبی امور ہیٹی کے نمائندے تھے کہتے ہیں میں پہلی دفعہ جلسہ میں شریک ہوا۔ میرے لئے یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن اور پُرمسرت رہا۔ کہتے ہیں میں نے تو احمدیوں میں بیشمار خوبیاں دیکھی ہیں جو آج تک مجھے کہیں اور نظر نہیں آئیں۔ بیشک میں احمدی نہیں ہوں لیکن اب میں جماعت احمدیہ کا وکیل ہوں اور جہاں بھی مسلمانوں کا ذکر ہوگا مَیں بتاؤں گا کہ اصل اور باعمل مسلمان احمدی ہی ہیں اور میں آپ کا دفاع کروں گا۔

گیمبیا کے منسٹر آف انفارمیشن لوبینا سائی جامے صاحب کہتے ہیں میں جلسہ سالانہ 2023ء کے تمام انتظامات سے بہت متاثر ہوا۔ مَیں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔

پھر گیمبیا سے ایبریما جی سنکارے حکومت کے ترجمان اور صدر مملکت کے مشیر ہیں کہتے ہیں نظم و ضبط تمام شاملین کا باہمی اخوت اور محبت کا جذبہ قابل دید تھا۔ تمام خطابات اور تقاریر معرفت سے پُر تھے۔ کہتے ہیں خلیفہ وقت کے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے بھی بڑا متاثر ہوا۔ نوجوان طبقے کا جوش و ولولہ اور رضا کارانہ خدمت کا جذبہ سب سے زیادہ متاثر کن تھا۔ ان کی نظم و ضبط اتھارٹی کی عزت اور بے لوث خدمت نے میرے ذہن پر اَن مٹ نقوش چھوڑے ہیں اور دنیا کا مستقبل روشن ہے کیونکہ ایسے نوجوان دنیا کو بہترین جگہ بنانے کیلئے کوشاں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پس ہمارے نوجوانوں کا جو اثر ہے یہ بھی غیروں پہ جو پڑتا ہے ایک خاموش تبلیغ ہے۔

پھر سپین کے وفد میں شامل ایک تاریخ دان اور قرطبہ کی الاندلس لائبریری میں کام کرتے ہیں، کہتے ہیں جماعت احمدیہ آج کے دور میں واقعتاً عزم و ہمت اور جدو جہد کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کئے ہوئے ہے اور اس نمونہ کو میں اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے سامنے رکھوں گا۔ میرے لئے بھی یہ سبق ہے۔

سینیگال کے کولڈا ریجن کے گورنر سیراندو صاحب کہتے ہیں میں جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا پوری دیانتداری سے ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسہ میں دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ احمدیوں کا خلیفۃ المسیح سے ایسا پیار ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے بطور گورنر بہت سفر کیا ہے لیکن ایسے پیار کی نظیر کبھی نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں ہر شخص دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہے۔ کہتے ہیں زمانہ طالبعلمی میں میں نے خلافت کے بارے میں سنا تھا لیکن حقیقی اور سچی خلافت کا مشاہدہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی کیا ہے۔ تمام امت مسلمہ اگر جماعت احمدیہ کی پیروی کرے تو یقیناً مسلمان کامیاب ہوجائیں گے۔

چلی سے تین افراد آئے ہوئے تھے یہ ایک عیسائی تنظیم سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر نیستر وسوتوئے عیسائی پریسٹ ہیں تھیالوجین بھی ہیں۔ ایک عیسائی تنظیم کے چلی میں بانی ہیں۔ کہتے ہیں جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے۔ آپ کی جماعت ایک جسم کی طرح ہے۔ خلیفہ وقت اس جسم کا سر اور دماغ ہے اور باقی جماعت اعضاء کی طرح ہیں جو دماغ کے سگنل اور اشارے کے تحت حرکت کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا پس خلافت کی اس اہمیت کا اندازہ یہ غیر بھی لگاتے ہیں۔

سپین سے ایک زیر تبلیغ دوست ایلوا پریر صاحب کہتے ہیں اس جلسہ میں میرے ساتھ بادشاہ سے بہتر سلوک کیا گیا۔ بہت خیال رکھا گیا ہر وقت گھر کا ماحول محسوس کیا۔ جماعت احمدیہ کے رضا کاروں کا چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں کی خدمت کرنا ایک معجزہ ہے۔ آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اللہ سے جڑا ہوں حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ بلاشبہ اللہ آپ کے ساتھ اور تمام احمدیوں کے ساتھ جلسہ کے دوران نظر آیا۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ جو چیز مجھے سب سے زیادہ پسند آئی وہ خلیفہ سے ذاتی طور پر ملنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ میری ٹی شرٹ پر دستخط بھی کر دیں پھر دستخط کروا کے لے گئے۔

لٹویہ سے جلسہ پر آئی ایک سوشل ورکر لکھتی ہیں کہ جلسہ کے دوران مجھے اسلام احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا۔ میں واپس جا کر قرآن شریف کا مطالعہ کروں گی اور اسلام کے بارے میں اپنے علم کو وسیع کرنے کی کوشش کروں گی۔ جلسہ سالانہ کا ماحول بڑا پرسکون اور پاکیزہ تھا۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی تمام کارکنوں نے ہمارا بھرپور خیال رکھا۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی اور حسن سلوک کے بارے میں تاثرات سے میرا دل بھرا ہوا ہے مگر زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بیشمار تبصرے ہیں اور اظہار خیال آئے ہیں۔ سب کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسہ کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں۔ ایمان اور ایقان میں اضافہ کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور غیروں پر بھی ایسے اثرات ہوں جو صرف وقتی نہ ہوں بلکہ مستقل ان کی آنکھیں کھولنے والے ہوں اور وہ اسلام کی تعلیم کو ہی اپنی اور دنیا کی نجات کا ذریعہ سمجھنے والے ہوں۔

......☆......☆...... ☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad